

09/اکتوبر/2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی رائے سوال اجلاس

مباحثات 2015ء

﴿اجلاس منعقد 09 اکتوبر 2015ء بمطابق 24 ذوالحجہ 1436ھ جمعۃ المبارک﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	دعائے مغفرت۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	3
4	مشترکہ قرارداد نمبر 72 مبنی نصراللہ خان زیرے آغا سید لیاقت علی عبدالجید خان اچنزی منظور احمد کا کڑ دلیم محترمہ سپوزمی اچنزی صاحبہ محترمہ معصومہ حیات اور محترمہ عارفہ صدیق۔ (قرارداد منظور ہوئی)	4
5	مشترکہ قرارداد نمبر 75 مبنی نصراللہ خان زیرے صاحب، سید لیاقت علی صاحب، عبدالجید خان اچنزی صاحب، منظور احمد خان کا کڑ صاحب، محترمہ سپوزمی اچنزی صاحبہ، محترمہ معصومہ حیات صاحبہ، محترمہ عارفہ صدیق (قرارداد منظور ہوئی)	6
6	قرارداد نمبر 73 مبنی حسن بانی رختانی (قرارداد منظور ہوئی)	14
7	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	17

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 09 اکتوبر 2015ء بہ طابق 24 ذوالحجہ 1436ھجری بروز جمعۃ المبارک بوقت سہ پہر تین بجرا پینتالیس منٹ زیر صدارت محترمہ رقیہ سعید ہاشمی، چیئر پرسن، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ محترمہ رقیہ سعید ہاشمی (میڈم چیئر پرسن) :- السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا يُهَمَّا الَّذِينَ امْنَوْا إِرْكَعُوا وَاسْجَدُوا وَأَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعُلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ طُهْوَاجْتَبَكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ طَمِّلَتْهُ أَبِيُّكُمْ إِبْرَاهِيمُ ط ط هُوَ سَمُّكُ الْمُسْلِمِينَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ ط

(پارہ نمبر ۷۸۷ تا ۷۸۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! کوئ کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور نیک کام کیا کرو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔ اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تم کو ممتاز فرمایا اور تم پر دین میں کسی فتم کی تیکنی نہیں کی تم اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر قائم رہو اس نے تمہارا القب مسلمان رکھا۔

رحمت علی صالح بلوچ (وزیر مکمل صحت) :- میڈم اسپیکر میں گزارش کرتا ہوں کہ آج ہمارے انتہائی قابل احترام ہمارے بالی چاہ کے نیشنل پارٹی تمب تحصیل کے آرگناائزر میجر محمد علی کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے اُس کے لیے فاتح خوانی کی جائے۔

محترمہ رقیہ سعید باشی (میڈم چیئرمین) :-

(فاتح خوانی کی گئی)۔

رحمت علی صالح بلوچ (وزیر مکمل صحت) :- point of order میڈم اسپیکر میں آج اس ذمہ دار فلور پر اس ایوان کی جانب سے آج کے اس بیانہ قتل کی شدید نہادت کرتا ہوں۔ اپنی پارٹی کی طرف سے پورے صوبے کے عوام کی طرف سے آج افسوس کا مقام ہے میرے لیے As a سیاسی ورکر کے نیشنل پارٹی ایک سیاسی جمہوری پر امن پارٹی ہے جو کہ سرے سے بلوچستان میں نیشنل پارٹی نے ہر وقت امن و امان، ایجوکیشن، اداروں کی فعالی real democracy کی پرچار کی ہے۔ لیکن اس حوالے سے آج اس فلور پر میں دنیا کے اُن تنام تنظیموں کو especially انسانی حقوق کے تنظیموں کو یہ کہتا ہوں کہ اس طرح کے بیان قتل کی نہادت کریں۔ اگر قصور یہ ہے ہماری نیشنل پارٹی کی کہ سیاسی جمہوری جدوجہد کو آگے لے جا رہا ہے عام غریب طبقہ کے نمائندگی کو یقینی بنا رہا ہے اس ملک میں ملکی اداروں کی فعالیت جمہوریت کی فعالیت کو فروع مل رہا ہے تو یہ ہماری پالیسی ہے تو میں آج اس فلور پر اُن لوگوں کو یہ message دینا چاہتا ہوں کہ جس سوچ اور فکر سے ہماری وابستگی ہے وہ کسی قتل اور خوف سے دور نہیں کیا جاسکتا ہے دنیا کی چاہے کوئی بھی طاقت ہو۔ جس طرح میں بتاتا چلوں اگر آپ تاریخ کو انھائیں تو مختلف دہشت گرد تنظیموں نے نیشنل پارٹی سے اُس دن وارثروں کیا جب مولا جنخش دشی کو شہید کیا گیا، جب ڈاکٹر ٹیم جنگیان کو شہید کیا گیا، جب ڈاکٹر لال جنخش کو شہید کیا گیا تو اُس دن سے نیشنل پارٹی کے ہر کارکن نے دل سے خوف اُتارا لیکن آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بے دردی سے گھر سے بلا کر میجر محمد علی کو جس بے دردی سے شہید کیا گیا ہے یہ انسانیت دشمن عمل ہے۔ ان لوگوں نے میڈم اسپیکر نہ کار و باری لوگوں کو بخشا ہے نہ خواہیں کو بخشا ہے نہ مزدوروں کو بخشا ہے ان لوگوں نے انسانیت کی عزت نفس کو مجروم کیا ہے جو کہ قابل shame ہے قابل نہادت ہے میں آج تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ہماری ایک پالیسی ہے جو بلوچستان میں دہشت گردی کا ایک لہر تھا جو باہر کے قوتوں کے کہنے پرخون اور آگ کی ہوئی کھیلی جا رہی تھی۔ لیکن نیشنل پارٹی نے قمر بستہ ہو کر اپنے اتحادیوں کے ساتھ یہاں بدمانی کو پھیلانے نہیں دیا گیا۔ اپنے اتحادیوں کے ساتھ یہاں مزدور کرش پالیسیوں کی مخالفت کی یہاں مزدوروں اور سیاسی کارکنوں کی ٹارگٹ فنگ کی مخالفت کی۔

جو آج افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے سیاسی کارکنوں کو بے دردی سے شہید کیا جاتا ہے، اس سے ہم تھا خوف زادہ نہیں ہونگیں ہم صوبے کو اس سر زمین کو قلعًا لا وارث نہیں چھوڑیں گے میں پیغام دیتا ہوں اُن دہشت گردوں کو کہ آپ نے 100 بار حملے کیے ہیں لیکن ہمارا کوئی پاؤں نہیں ہلا ہے ہمارے پاؤں میں ہمارے پالیسیوں میں ہمارے vision میں کوئی لرزش نہیں آئی ہے ہم مقابلہ کریں گے ہم اس صوبے کے اداروں کو بچائیں گے ہم اس صوبے کے آنے والے نسلوں کو بچائیں گے، ہم اس صوبے میں رہنے والے قوموں کی شناخت کو بچائیں گے۔ اس قربانی کے لیے نیشنل پارٹی کبھی دربغ نہیں کرے گی تو لہذا میں اپیل کرتا ہوں اس ایوان سے کہ اس بیانہ قتل کی اس شہادت کی مذمت کریں اُن تمام دہشت گرد تنظیموں کو یہ پیغام دیں کہ یہ بلوچستان لا وارث نہیں ہے کوئی بھی سیاسی کارکن لا وارث نہیں ہے کہ اُسکو گھر سے بلا کر ایسا شہید کیا جائے۔

چیئرمین محترم رقیہ ہاشمی صاحبہ۔ تشریف رکھیں جی بہت مہربانی۔ بہت باعث افسوس ہے اور تکلیف دہ بات ہے کہ ایک ممبر کو ایک معزز انسان کو گھر سے بلا کے قتل کیا جاتا ہے واقعی یہ قابل مذمت ہے۔ ابھی زراہم چلتے ہیں وقوف سوالات زیرے صاحب آپ مجھے چلنے دیجیے میں زرا کچھ کام نپالاں پھر آگے اب چلتے ہیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر پی اینڈ ڈی)۔ میڈم اپیکر جو معزز ممبر نے جو غیر انسانی عمل کی مذمت کی ہے میری یہ رائے ہے تمام ایوان سے رائے لی جائے اور اس کی مذمت کی جائے پوری ایوان کی طرف سے تمام سیاسی پارٹیوں کی طرف سے۔

چیئرمین محترم رقیہ ہاشمی صاحبہ۔ اس وقت انجینئر زمرک خان اچکزئی سوال نمبر 141، 142 اور 198 یہ مسٹر متعلقہ اس وقت حاضر نہیں ہیں تو اسکو میں آگے کے لیے موخر کر دیتی ہوں۔ اب میں حاجی گل محمد دمڑ صاحب اپنا سوال نمبر 221 دریافت فرمائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ وہ دونوں نہیں ہیں نہ محرک ہے نہ منسٹر ہے۔

محترم رقیہ سعید ہاشمی (میڈم چیئرمین)۔ تو سوال نمبر 221 اور سوال نمبر 222 یہ دونوں بھی اگلے اجلاس کے لیے موخر کیے جاتے ہیں۔ وقوف سوالات ختم۔

میڈم چیئرمین۔ سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ میں یہاں کہنا چاہوں گی کہ قائد ایوان ڈاکٹر مالک صاحب کی کچھ طبیعت خراب ہے اُنہوں نے ناسازی طبیعت کی بنیاد پر آج کی اسمبلی کی نشست پر حاضر ہونے کی درخواست دی ہے۔ کیا یہ درخواست منظور کیا جائے؟ منظور ہوئی۔

میدم چیز پر سن۔ سیکریڈی اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد عظم داوی (سیکریڈی اسمبلی)۔ سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب مطلع فرمایا ہے کہ موضوع اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر جانے کے باعث آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

محترمہ چیئرمین۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکریڈی اسمبلی۔ وزیر مکملہ داخلہ سرفراز احمد بگٹی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ ضروری کام کی وجہ سے کراچی جانے کے باعث موضوع آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

محترمہ چیئرمین۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکریڈی اسمبلی۔ طاہر محمود خان صاحب نے مجی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کے باعث رخصت کی درخواست گزاری ہے۔

محترمہ چیئرمین۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکریڈی اسمبلی۔ کراچی جانے کے باعث ڈاکٹر شمع اسحاق صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کرنے کی استاداکی ہے۔

محترمہ چیئرمین۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔ غیر سرکاری کارروائی۔

میں نصراللہ خان زیرے آغا سید لیاقت علی عبدالجبار خان اچکزی منظور احمد کا کڑ ولیم محترمہ سپوزی اچکزی صاحب مختار معمومہ حیات اور محترمہ عارفہ صدیق معمر کین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 72 پیش کریں۔

نصراللہ خان زیرے thank you madam speaker ہرگاہ کہ وفاقی حکومت نے روای میزانیہ

2015-2016 میں 10 ہزار

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ جناب اسپیکر یہ دو تحریک اتواء ہیں۔

محترمہ چیئرمین۔ یہ مشترکہ قرارداد ہے۔

نصراللہ زیرے۔ وہ تو بعد میں آئیں گا last میں اس میں بحث ہوگی last میں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ اُس دن آپ نے یہ پیش نہیں کی تھی۔

نصراللہ خان زیرے۔ نہیں نہیں یہ کوئی اور ہے۔ ہرگاہ کہ وفاقی حکومت نے روای میزانیہ

ایوان صوبائی حکومت سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ان 10 ہزار زرعی ٹیوب ویل میں کم

از کم 5 ہزار ٹیوب ویل کو صوبہ بلوچستان کو دیا جائے تاکہ صوبے زمینداروں کے مسائل و مشکلات پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ زمینداروں کو دی جانے والی سبستی سے بھی چھٹکارہ ممکن ہو سکے۔

چیئرمین محترمہ قیہ ہاشمی صاحبہ۔ مشترکہ قرارداد نمبر 72 پیش ہوئی۔ کیا محکمین میں سے اب کوئی ایک مشترکہ قرارداد نمبر 72 کی موضوعیت کیوضاحت فرمائیں گے؟

نصراللہ خان زیرے۔ میڈم اسپیکر اس سال جب وفاقی بجٹ پیش ہو رہا تھا اسحاق ڈار صاحب نے بجٹ کے میزانیہ میں اپنے تقریب میں بھی یہ کہا ہے بجٹ میں agriculture sector میں کہ حکومت آنے والے 3,4 سال میں ہزاروں ٹیوب ویل وہ سول سسٹم پر منتقل کر رہی ہے تو یقیناً یہ ایک خوش آئند بات ہے زمینداروں کو بلا سود قرضوں کی بنداری پر یہ وہ رقم دیں گے اور پھر یہ جو سول سسٹم ہو گا وہ active ہو گا۔ میڈم اسپیکر جیسے کہ یہ آپ کو پتہ ہے کہ پنجاب، سندھ میں ذیادہ تر ان کا agriculture کا انحصار نہری سسٹم پر ہیں۔ اور ہمارے یہاں سوائے نصیر آباد کے باقی ہمارا تمام صوبہ جو ہے نہ آپ قلات، خضدار، مستونگ، پھر آپ کو سٹہ، پشین، قلعہ عبداللہ، لور لائی، پھر آپ ٹوب تک جائے زیارت تک یہ تمام علاقے ہمارا جتنا بھی agriculture ہے اُس کا بنیاد جو ہے نہ وہ ٹیوب ویل پر ہے اور ہم جو ہے نہ سینکڑوں فٹ نیچے سے ہم پانی نکال رہے ہیں۔ ایک جانب بھلی کا اتنا خرچ ہوتا ہے پھر یہاں بھلی ہے بھی نہیں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ جو حکومت نے یہ منصوبہ رکھا ہے یہ سب سے اچھا apply ہو گا ہمارے province پر تو اس ایوان کی جانب سے میں وفاقی حکومت سے یہ ایوان کے توسط سے میں مطالبہ کروں گا اس قرارداد کے ذریعے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے اور اس پر بات کی جائے کہ ان 10 ہزار جو وہ سول سسٹم پر منتقل کر رہے ہیں۔ ٹیوب ویل ان میں سے کم از کم آدھا حصہ ہمارے province کو دیا جائے تاکہ ہمارے زمیندار ایک جانب ہم سبستی بھی دے رہے ہیں بھلی کی مد میں اربوں روپے صوبائی حکومت دیں رہی ہے اربوں روپے وفاقی دے رہا ہے۔ اس سے ایک بہت بڑا بوجھ بھی ہمارے حلقة ہو جائے گا ہمارے زمینداروں سے حکومت کا بھی بوجھ حلقة ہو جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو چاہیے کہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کریں اور جو ہم نے مطالبہ کیا ہے اس قرارداد میں اس کے روح کے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔

محترمہ چیئرمین۔ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 72 کو منظور کیا جائے؟۔ قرارداد نمبر 72 منظور ہوئی۔ نصراللہ خان زیرے صاحب، سید لیاقت علی صاحب، عبدالجید خان اچھری صاحب، منظور احمد خان کا گڑ صاحب، محترمہ سپوزمی اچھری صاحبہ، محترمہ موصومہ حیات صاحبہ، محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ، اور ولیم جان برکت صاحب،

محرکین میں سے کوئی ایک محک اپنا مشترک قرارداد نمبر 75 پیش کریں۔

آغازیدلیاقت علی۔ شکر یہ میڈم اسپیکر، ہرگاہ کہ مورخہ 04 ستمبر 2015ء کو سینٹ کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی کا جلاس کوئٹہ میں منعقدہ ہوا۔ جسمیں صوبہ کے زرعی مسائل، زمینداروں کے مشکلات لوڈ شیڈنگ اور دیگر معالات زیر بحث لائے گئے۔ کمیٹی مذکورہ کے جلاس میں ایک اہم انکشاف یہ ہوا کہ واپڈا اور اس کے ذیلی اداروں اور کمپنیوں میں صوبہ کے کوئٹہ میں تین ہزار سے زائد مختلف کیڈرز کی اسمیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ ان خالی اسمیوں کو فوری طور پر مشتمل کر کے صوبہ کے بے روگ ارجنوں کو میرٹ کی بنیاد پر تعیناتیوں کو یقینی بنائے تاکہ ان میں پائی جانے والی بے چینی اور احساس محرومی کا خاتمه ممکن ہو سکے۔

محترمہ رقیہ ہاشمی (میڈم چیئرمین)۔ مشترکہ قرارداد نمبر 75 پیش ہوئی۔ کیا محرکین اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 75 کی موضوعیت کی وضاحت فرمائیں گے۔

آغازیدلیاقت علی۔ شکر یہ میڈم اسپیکر 14 ستمبر کو سینٹ کی جس کمیٹی کا جلاس یہاں پر ہوا تھا اس میں میں as مبصر آیا تھا اور اس کمیٹی میں چونکہ ہمارے صوبے کے دو تین سینٹر صاحبان بھی تھے۔ تو بات زمینداروں کے مسائل ان کے لیے بھل کی فراہمی ان کے لیے اس پر چل رہی تھی تو تیج میں یہ بات نکلی کہ واپڈا نے اور اس کے جو ضلعی ادارے جیسے نیپکو، جیسے جیسلو، جیسے کراچی کمپنی ہے الیکٹرک سٹی کمپنی ہے یہ جیسے جیکب آباد الیکٹرک کمپنی ہے ان کمپنیوں میں ہمارے صوبے کے کوئی سائز ہے تین چار ہزار اسمیاں خالی پڑی ہیں اس وقت ہم لوگوں نے یہ سوال کیا کہ یہ اسمیاں کوئی خالی پڑی ہیں۔ محترمہ اسپیکر جب ہم نے واپڈا اولوں کے ان سے کہا کہ جی ہم نے تو advertisement کی ہے اور یہ جو ہے آپ کے بندے نہیں آرہے ہیں۔ اس پر ہم نے ان سے کہا کہ جی جو advertisement آپ نے ان اسمیوں کے لیے کی تھی وہ تو آپ نے ان سے throughout پاکستان کے لیے کی تھی اور یہ record پر ہے محترمہ اسپیکر کہ وہ جو اسمیاں کے لیے advertisement ہوئی تھی وہ بلوچستان کے لیے نہیں تھی وہ سارے پاکستان کے اس میں اس کو invite کیا گیا کہ پاکستان سے تمام لوگ اس پر application دے سکتے ہیں اور لوگریاں کر سکتے ہیں محترمہ اسپیکر اس سے بڑا ظلم وہاں پر تو دن رات ڈھنڈو راپیٹ رہے ہیں۔ tv پر بھی آرہا ہے سب کچھ آرہا ہے کہ ہم بلوچستان کو یہ دے رہے ہیں، ہم بلوچستان کے ساتھ یہ کر رہے ہیں، ہم بلوچستان کو حق دے رہے ہیں بلوچستان میں وہ کام کرنے کے لیے آدمی نہیں ہے لیکن دوسرا طرف آپ دیکھئے کہ چار ہزار اسمیاں اگر صرف

وابد امیں خالی بلوچستان کی پڑی ہیں اور اس میں سے پندرہ سو اسماں میں پر غیر بلوچستانی یا وہ بلوچستانی جنہے نے آج تک اس صوبے کا ایک حصہ بھی نہیں دیکھا۔ اور ڈویسائز وہاں سے بنایا ہے اور اس پر وہ ملازمت کر رہے ہیں یہ لوگ بھرتے ہیں تو محترمہ اسپیکر یہ سراسر ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہے اس طرح اگر آپ دیکھے اس وقت بھی میں نے point out کیا تھا آج سے کوئی تین چار مہینے پہلے کہ بلوچستان کا جو حصہ ملک کے مختلف کا روپوریشن جیسے پی آئی اے ریلوے و اپڈائریکٹ یہ جو گیس کمپنیاں ہیں۔ ان میں بتا ہے یہ ہزاروں چھوٹ کے یہ میرے خیال میں کوئی پندرہ سے بیس ہزار کے قریب اسماں میں بنتی ہیں اور آج تک آپ دیکھے کہ سب سے بڑا جرم سب سے بڑا جو اس صوبے کے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے وہاں پر ایک بیٹھا ہوتا ہے۔ اقبال احمد خان صاحب جو اس حکومت کا کرتا درتا ہے کل رات اور پرسوں رات اس نے tv پر یہ بیان دہل کہا کہ ہم نے بلوچستان کو سارے حقوق دیتے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ آج سوئی سادرن گیس کمپنی جو سندھ اور بلوچستان کے لیے ہیں اس کا نیجنگ ڈائریکٹر چھ مہینے میں تکلیف گوارہ نہیں کرتا بلوچستان صوبے کا دورہ کرنا اور اگر دورہ کریں تو ادھر آ کر کے ایک دفعہ اس نے دورہ کیا۔ وہ ادھر جب آیا ہے اس نے کسی بھی ممبر سے ملنے کی کوشش نہیں کی ہے اس نے اسمبلی کے کسی بھی ممبر کو نہیں بلایا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ وہ قائد حزب اختلاف یا حزب اقتدار یا کسی minster کو بولتے اس نے آج تک یہ تکلیف گوارہ نہیں کیا سرینا میں ٹھیک جاتا ہے اور سوئی سدرن گیس ملازمین کے ساتھ ملاقات کر کے چلا جاتا ہے۔ یہی حل وابد اکا ہے وابد اکا president یا وزیر میلکت یا جو بھی ہے وہ جب یہاں پر آتا ہے تو صرف کہتا ہے تم بلوچستان والے جو ہے بل نہیں دیتے ہو۔ آج تک اس نے یہ نہیں کہاں کہ جی آپ کا یہ کوئہ ہے آپ کے ملازمین ہیں ہم آپ کو کدھر بھرتی کریں۔ ہم آپ کو کدھر adjust کریں یا آج تک اس نے نہیں کہا ہے دس دفعہ دوروں پر آیا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں میدم اسپیکر! کہ اگر ہم بلوچستان والے آواز اٹھا بھی تو کدھر جائیں۔ مرکزی ہمارے کوئی نہیں سنتا۔ وزیر اعظم صاحب نہیں سنتا ہے president صاحب تو آپ نے خود دے گاما شاء اللہ وہ صرف یہ کہا کہ آپ لوگوں دعا کریں president صاحب ادھر آئے تھے ہمیں دعا کرنے کی تاکید کر کے چلے گے۔ تو یہ حال ہے میری اس house سے یہ استدعا ہے کہ ہمارے جو حق بنتے ہیں۔ ہمارے جو حقوق جس جس چیز میں بنتے ہیں وابد امیں پی آئی اے میں سوئی سادرن گیس میں سوئی نادرن گیس ریلوے اور جو بھی کار پوریشنز ہیں آپ یقین کریں کہ president federation of pakistan chamber of commerce وہاں سے president trading corporation of pakistan کا تھا اس کا president بنا جسے کہ اٹھا کے جو پہلے president of pakistan وجہ سے کہ

وہ جو تھا دوست تھا وزیر اعظم کا اور اس trading corporation of pakistan میں بلوچستان کا ایک بھی آدمی نہیں ہے۔ اور میں ادھر اس floor سے فخر یہ کہتا ہوں کہ ہم بلوچستان والے exporter جو ہے پاکستان کے rices exporter میں سے 25% exporter کرتے ہیں۔ ہم 25% exporter کرتے ہیں اور کیش پر exporter ہیں نہ 10% کھولتے ہیں لیکن ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں کیا کہ borad of directors نے بلوچستان کے چھ chambers کے presidents کے ساتھ ہزار ملاز میں میں سے دس ملاز میں کو بلوچستان سے آدمی لیں لے۔ ہمارے پاس اپنے آدمی ہیں ہمارے پاس qualified engineer ہیں qualified engineer کہ اگر ہم پاکستان کے rices کے 25% کو طرح نہیں کہ پچھے آپ خود اندازہ لگائیں۔ میدم اسپیکر یہ کہ اگر ہم پاکستان کے exporter کر سکتے ہیں تو کیا ہم باقی چیزوں کو handle نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ظلم ہے سراسر تو میری اس house سے یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد کو مشترک طور پر پاس کریں۔ اور میدم اسپیکر قرارداد اس سے پہلے بھی میرے اپوزیشن کے دوستوں نے ہم نے اکثر کہا ہے کہ یہ قرارداد ادھر سے پاس ہو کر جاتا ہے اور وہاں پر وہ پتہ نہیں رہی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں یا کیا کرتے ہیں اس کے لیے میری ایک تجویز ہے۔ یہ بڑا sensitive مسئلہ ہے بلوچستان میں اگر ہمیں تین ہزار ملاز مت الیکٹرک کے department میں مل جائیں اور دو چار ہزار ملاز مت بقیہ اس میں مل جائیں تو ہمارا تو یہ جو مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔ ہمارے سارے نوجوان برسر روزگار ہو جائیں گے۔ ہمارے بیرون روزگاری کا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔ آٹھ ہزار ملاز مت میں تو میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ یہ house تین چار آدمی کی کمیٹی بنائی جائے اور یہ جا کر کے اس کو بھیجا جائے full power کمیٹی بنائی جائے تین آدمی کا۔ وہ جا کر کے اس کو ادھر process کریں۔ لوگوں سے ملے میٹھے وہاں پر آٹھ دس دن اور انہیں بتائیں کہ آپ ہمارے حق دیں۔ پر لیں کو کہا آج پر لیں بھی یہ بات نہیں چھاپے گا۔ پر لیں بھی اگر چھاپے گا تو کہا گا کہ جی وہ ایک اسمبلی کے نمبر نے کہا کہ یہ تین ہزار ہیں آج ہمارا پر لیں بھی اس میں ہمارا ساتھ نہیں دے رہا ہیں۔ بلوچستان کا پر لیں ہے وہ کبھی بھی اس نے یہ نہیں دیا ہے کہ بیرون روزگاری بلوچستان کا یہ حق ہے federal یہ کام غلط کر رہا ہے اور یہ کر رہا ہے۔ یہ بل تو نہیں دے رہا ہے تو اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ تین آدمی کی کمیٹی بنائی جائے جو اس کو follow کریں اور اسلام آباد جائے اور اس کو process کریں اور کوشش کریں کہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ نوکریاں ہمارے پاس لیں۔ شکریہ میدم

اپسیکر

محترمہ چیئرمین۔ آنالیقت صاحب بہت شکر یہ آپ کا یہ بہت ہی important قرارداد ہے میں تقریباً سمجھو کہ میرا تیرھواں سال ہے اسمبلی میں بیٹھی ہوں۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف)۔ شکر یہ جناب اپسیکر جو وو قراردادے ایک نصر اللہ زیرے صاحب نے پیش کیا اور ایک آنالیقت صاحب نے پیش کیا۔ دونوں قراردادوں ایک اہم قرارداد ہے اور اس پر منظوری اور اس کو پاس کرنے پر کوئی دورائے ہو نہیں سکتے۔ لیکن جناب اپسیکر ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ آیا مرکزی حکومت اور مرکز میں جس نام سے اور جس پارٹی اور جماعت کی حکومت وہاں پر قائم ہے کیا بلوچستان کے کسی قرارداد کو اہمیت دیتے بھی ہیں یا نہیں دیتے ہیں۔ جناب اپسیکر دس ہزار روپیہ ویلوں کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ زیرے صاحب یا کسی دوسرے دوست نے پانچ ہزار یا جتنے بھی ہیں یہ دس ہزار کے دس بلوچستان کے کیونکہ بلوچستان وہ صوبہ ہے کہ ان کے پانی کا وہ جو وہاں سے نکاتے ہیں ان کا بھلی کا خرچ بھی اس پر زیادہ آتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو بلوچستان کا پیسہ اس پر invalid ساتھ ارب آٹھارب روپیہ کے قریب ہم subsidy دیں دے گے ہمارے عوام کے لیے subsidy سے بھی فارغ ہو جائے گے۔ اور یہ عوام کیونکہ دوسرے انہوں نے کہا ہے کہ دار و مدار نہروں پر ہے دوسرے صوبوں کا اور ساتھ ساتھ جناب اپسیکر میڈم اپسیکر صاحب یہ جو ملازمتوں کے بارے آنالیاقت صاحب قرارداد پیش کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سالہ سال سے ہم رونارو ہے میں کہ ہمارے پوٹھیں کو جو ہمارے کوٹھے میں ہے وہ سرے سے پہلے مشتری نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر مشتری ہو جاتے ہیں تو پھر وہاں پر ڈو میسائل بنانے کے اور ہمیں کسی کو بھی پتھر نہیں ہے بلوچستان کے لوگوں کو وہاں سے لوگ جا کر کے اس پر آرڈر پر آرڈر ہوتا جا رہا ہے۔ جناب اپسیکر ان تمام معالات کو اس وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم سب اس معاملہ میں سنجیدہ ہو جائے اور سب ایک اس نقطے پر متحد ہو جائیں کہ بلوچستان کے مفادات کے حوالے سے اپنے درمیان جتنے بھی اختلافات ہوں لیکن ایک نقطے پر متفق ہونا چاہیے۔ بلوچستان کے جو مفادات ہیں جو بلوچستان کا حصہ ہے جو بلوچستان کا حقوق ہیں اس پر ہم نے ایک دوسرے کو ہاتھ مضبوط کرنا پڑے گا۔ جناب اپسیکر لیکن مجھے افسوس ہے جناب اپسیکر کہ آج کتنا بڑا منصوبہ ہے اور کتنا بڑا وہ ہے کہ seapack کے حوالے سے اور میڈم اپسیکر صاحب ان کے لیے کتنے احتجاج ہوئی اور یہاں بلوچستان کے عوام نے آواز اٹھایا اور خیبر پختونخواں کے لوگوں نے آواز اٹھایا اور اس بنیاد پر ایک اعلیٰ سطحی اجلاس جو کہ 28 مئی پر تمام سیاسی قیادت اس میں جمیعت علماء اسلام کے قائد اس میں پشتو نخواہی عوامی کے قائد اس میں اسفید یار والی خان صاحب اس میں پیلپز پارٹی کے سید خورشید شاہ صاحب مسلم

لیگ کے یعنی وزیر اعظم کی سربراہی میں تمام سیاسی جو پاکستان کے اعلیٰ قیادت اور وزیر اعظم کی سربراہی میں ایک جمہوری فیصلہ ہو گیا لیکن ان سے بڑھ کے اس قرارداد سے وہ بالکل کان سے بھی ان کے نہیں گزارتے ہیں لیکن جب انتہا اعلیٰ سطح پر اتفاق رائے ہو گیا اور ایک وعدہ کیا گیا لیکن احسن اقبال سے کون منواستا ہے۔ جناب میڈم اسپیکر صاحبہ میرے تمام دوستوں سے گزارش ہے اور میں یہی کہتا ہوں اگر ہم نے اس وقت یہ غفلت کی تو ان قرارداد سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ اور وہ قرارداد سرئے سے دیکھتے بھی نہیں وہ بلوچستان کے قرارداد کو جب بلوچستان اور خیر پختونوں کے حوالے سے اتنے بڑے ساتے پر ایک جمہوری فیصلہ ہو گیا لیکن جب اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے اس کو ریدی کے ٹوکی میں پھینگ دیا تو یہ قرارداد تو سرئے سے ماتے بھی نہیں اور اس قرارداد پر عمل درآمد تو میں تمام سیاسی جماعتوں سے ان کے قیادت سے ان کے اراکین نے اسمبلی سے ان کے سینٹروں سے ان کے قومی اسمبلی کے ممبروں سے میری یہی گزارش ہے کہ اس معاملے کو جو Corridor والا معاملہ ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔ اگر یہ دو تین میئنے ہمارے پاس ہے اگر انہوں نے وہ ایکسپریس ہائی وے جب کراچی سے ملتے ہیں اور یہاں شہد اکورٹ والا راستہ انہوں نے through کر دیا۔ تو پھر نہ ہمارے کوئی بات سُنے گا اُس دن جب President صاحب آئے تھے۔ تو President کا جواب یہی تھا۔ کہ آپ لوگ آجائیں اور ہم چاٹنائے کے سفیر ان کو بلائے گے وہ آپ کو سمجھائے گے آپ کو منوائے گے اور آپ سے یہ بات کہیں گے کہ آپ لوگ یہ بات نہ کریں کہ بلوچستان کے اندر سے یہ روڈ گزار دیا جائے اور میڈم اسپیکر صاحبہ آج بھی احسن اقبال صاحب کا بیان یہی ہے۔ کہ مغربی corridor پر سب سے پہلے لیکن کیوں ان کا مغربی corridor پر ان کے elements کیوں نہیں بتاتے ہیں۔ یعنی وہ مغربی corridor کے نام استعمال کر کے لوگوں کو دھوکہ دی کی کوشش کرتے ہیں تو آپ بتائے کہ یہ مغربی corridor وہ تعجب کرتے ہیں شہد اکورٹ سائیڈ سے لیکن مغربی corridor جب ہے تو انہوں نے، بسم اللہ، سوراب، فلات، مستونگ، کوئی، قلعہ سیف اللہ، ثوب اور ڈی۔ آئی خان۔ اس کو آپ مغربی کا نام دیتے ہیں یا مشتری کا نام دیتے ہیں یا جو بھی نام دیتے ہیں۔ لیکن جب elements کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دی اور تمام سیاسی قیادت کو دھوکہ دینے کے کوشش کرتے ہیں۔ تو لوگ جب اتنی جرأت مند ہے۔ کہ اتنی اعلیٰ سطح پر بھی وہ دھوکہ دی کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اتنے چھوٹے مسائل میرے خیال اس سطح پر حل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک ہم متحدنہ ہو جائیں جب تک ہم اپنے حقوق کے حصول کیلئے سنجیدگی کا مظاہر نہ کیا جائے لہذا میں اس قراردادوں کے حمایت کرتے ہوئے ساتھ ساتھ میری گزارش یہ ہے۔ کہ اس کو مضبوطی سے پکڑنا چاہے ورنہ اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

میڈم چیئرپرنسن۔ میں مولانا واسع صاحب کی بات سے اتفاق کرتی ہوں۔ کہ تمام سیاسی جماعتیں متعدد ہو جائیں اور بلوچستان کے خاص طور پر جو issues ہے اس وقت کسی ایک پارٹی کی بات نہیں ہے مفادات مشترک ہے۔ تو اگر ہم اتحاد اور بھگتی کا ثبوت پیش کریں تو بلوچستان میں سب سیڈی ہو جائے یا نو کریاں فیڈرل سطح کے ہو جائے یا وہاں پر بلوچستان کے لوگوں کی نمائندگی ہو جائے اُس وقت ہم متعدد ہو سکتے ہیں جب ہم خود اس پر ایک کمیٹی تشکیل دے میں یہاں بتانا چاہوں گی last time تیرہ سال سے اسمبلی میں آ رہی ہوں۔ ہر اسمبلی فلور پر پوانجت آف آرڈر پر میں نے ہمیشہ اپنے کردار سے گزارش کرتی رہی ہوں۔ کہ بلوچستان کے کوئی پی یہاں کے ڈویسائیل بنائے وفاقی سطح پر جہاں پر نمائندگی ہے چاہے چیئر مین کی نمائندگی کسی بورڈز کے ہوں پی پی ایل کے ہو گیس کے ہو وہاں پر بلوچستانی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ اگر دیکھا جائے شاید بلوچستان سے کوئی آپ کو آدمی سفارتی عہدوں پر آپ کو نظر نہیں آئیں۔ تو یہاں سے میں اگر مناسب ہوں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اپوزیشن اور حکومتی ارکان سے وزیر اعلیٰ قائد ان کی سرپرستی میں ہم کو ڈھونڈنا چاہئے کہ کتنے ہماری jobs ہے کمیٹی اس پر کام کریں۔ last time پر ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا تھا میں ایک کمیٹی بناؤں گا۔ اب پتا نہیں وہ کمیٹی اس وقت کس stages پر ہے۔ بلکہ میں نے گزارش پیش کی تھی۔ کہ DMG کے ریٹائرڈ آفیسر اس بلوچستان میں بھی ہے۔ اور پنجاب میں بھی ہے اور یہاں کے ہمارے MPAs اور Civil society کے ممبرز کو اکھٹا کر کے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ ہمارے پاس پہلے اعداد و شمارہ ہو کہ ہمارے کتنے لوگ ہیں تب ہم اس پر آگے کا رروائی کر سکتے ہیں۔

آیا مشترکہ قرارداد نمبر 75 کو منظور کیا جائے؟ مشترکہ قرارداد نمبر 75 منظور ہوئی۔ جی کھیڑان صاحب۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ With due apology آپ مرکز کا روناروہی ہے۔ یہاں بلوچستان اسمبلی کی جو بھی قراردادیں ہیں۔ یہ ردی کی کوٹکری میں چلتے جاتے ہیں میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں جس دن سے ہم آئیں ہیں۔ یہ تیسرا سال شروع ہو چکا ہے اسلام آباد کی جو سوپریور ہے۔ روڈ صاف کرتے ہیں ان کو بلیو پاسپورٹ جاری ہوا ہے۔ آپ کا یہ 65 کا ایوان ہے اس نے مشترکہ طور پر قرارداد letter پتا نہیں کیا لکھا جان جمالی کی کتنی efforts CM صاحب کی کتنی efforts تھی۔ آج تک بلیو پاسپورٹ اپنے لئے نہیں سکیں۔ اس کو چھوڑے CM صاحب تو P.I.V. ہے۔ قائد حزب اختلاف حضرت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں چلوں ہم لوگ پرانے زمانے میں سینما ہوتا تھا۔ ایک گلری میں بیٹھتے تھے۔ پھر ایک فرسٹ کلاس۔ اور کچھ سوا روپے والے میں بیٹھتے تھے۔ بالکل اسکرین کے آگے ہم لوگ وہ ممبر ہے۔ سوار روپے والے اسکرین کے آگے

قائد حزب اختلاف next to the leader of the House ہے۔ اُس کو آج تک وہ بلیو پاسپورٹ نہیں ملا۔ اور آپ کی بے بُسی کی حالت یہ ہے۔ کہ آج تو نواب صاحب نہیں تھے جواب نہیں دے سکے۔ نہ محرک تھا نہ وہ یہ بلوچستان ہاؤس کا ایک جواب آیا میں بے بُسی کی میں بات کر رہا ہوں۔ کمرے مستقل اور عادی بنیادوں پر منظوری کے بعد دیئے گئے تھے۔ اب حکومت بلوچستان نے ایسے تمام سہولتوں کو ختم کیا ہے ایسے تمام رہائشیوں کو کمرے خالی کرنے کے نوٹسز جاری کئے گئے ہیں تاہم فی الحال مندرجہ ذیل شخصیات نے کمرے خالی نہیں کئے ہیں اور نہ کریں گے۔ یہ میں کہتا ہوں آگے اس میں add کر رہا ہوں۔ ظفر اللہ جمالی کو گزرے ہوئے دُنیا سے نہیں گزر رہے۔ وزارت اعلیٰ سے گزر چکا ہے۔ اُس نے ابھی تک قبضہ کیا ہوا ہے اسی طرح باقی تو ہمارے ساتھی ہے۔ کوئی سینئر کوئی سینئر وزیر ہے۔ یہ جناب انتخاب بلوچ صاحب چیف سیکورٹی آفیس ایشن ڈیولپمنٹ بنک اسلام آباد کا اُس نے قبضہ کیا ہوا ہے خالد محمود بھٹٹہ نے قبضہ کیا ہوا میجر (ر) ہارون رشید نپر ایں ہے اُس نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ تو آپ کی بے بُسی اس حد تک ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ سے گزارش ہے دست بستہ کہ آئندہ اس ایوان کی باتیں کر رہے اسلام آباد آپ کے بس سے باہر ہے چوہدری ثنا صاحب تشریف لارہے ہیں کل میرا خیال ہے وزیر داخلہ ہے سارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں اُس نے یہ تکلیف گوارا نہیں کیا کہ کسی ایک ممبر کو بھی میرے خیال اُس نے یہ نہیں کہا ہوگا۔ کہ آئیں میں اتنے سالوں کے بعد میں تشریف لارہے ہیں۔ کہ بھئی آپ کے کوئی لاءِ اینڈ آرڈر کے آپ کے بارڈر کے میرے ساتھی بارڈر والے بھی بیٹھیں ہوئے ہیں۔ اپنی مسلم لیگ جوان کی اپنی مسلم لیگ ہے۔ ان کو بھی بلکہ ہمارے ڈوپر میں ہیڈ کواٹر میں تشریف لے جارہے ہیں میں تو خمیر کا قیدی ہو بیٹھا ہوں۔ جو مسلم لیگ والے ہیں میرے خیال سردار صاحب آپ کو بھی پتہ نہیں ہو گا کہ کب تشریف لے جارہے ہیں۔ یا آپ کو اُس نے تکلیف گوارا نہیں کی ہو گی کہ آپ کو۔

سردار محمد ناصر۔ FC کا پروگرام ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ FC کا پروگرام ہے پروگرام تو ہوتا ہے۔ پرائم منسٹر کا بھی پروگرام ہوتا ہے۔ ابھی صدر صاحب آئیں ہوئے تھے۔ سردار یعقوب صاحب کے بچوں کے دعوت ولیمہ میں لیکن اُس نے تھوڑی سی تکلیف گوارا کی سب کو بلا یا سنا وہ اُس حد تک۔ آپ لوگ بے بُس ہے بلوچستان کی کس حقوق کی بات کر رہے ہیں یہ جو ہے ان کی ۔۔۔

میڈم چیئر پرسن۔ بے بُس نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میں آپ سے پھر یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم آپ بیٹھی ہیں۔ قدوس تو بھی کراچی چلا گیا۔ ایک letter پھر دے کر Blue Passport قائد حزب اختلاف کو دے دیں۔ مہربانی کر کے ہم اور ہمارے بچوں کو ویسے اسی سبز ہلالی پر چم پر گزارہ کر رہے ہیں اور اسی پاسپورٹ پر گزارہ کر لے گے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

میڈم چیئر پرسن۔ ہم اتنے بے بس سردار صاحب نہیں ہیں۔ یہ آپ کی سوچ ہے بلوچستان اسمبلی 65 کا ممبر ان پنجاب کے 365 کے برابر کے ہیں تو اتنے ہمیں اپنے بے بسی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ بہر حال بلیو پاسپورٹ کی آپ نے بات کی یہاں پر as a chair سنبھالتے ہوئے میں بھی کوشش کروں گی۔ قائد حزب اختلاف ہم تمام ایک اپیل کریں گے۔ کم از کم why اپوزیشن لیڈر تمام ممبر ان ایک برابر کے ہیں۔ تمام ممبر ان کو Blue Passport جاری کیا جائیں۔

نواب محمد ایاز خان جو گیزئی۔ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کے حوالے سے میڈم اپیکر جو List دیا گیا ہے۔ آٹھ کروں کا لیکن اس میں میرا نام شامل نہیں ہے۔ میرا نام اس میں شامل کیا جائے کیونکہ میں بھی قبضہ گر گروپ میں سے ہوں۔

میڈم چیئر پرسن۔ آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ رضا کارانہ طور پر اپنا کرہ خالی کر دیں۔ باقیوں سے ہم خالی کرائیں گے۔

نواب ایاز خان جو گیزئی۔ لیکن میرا مطالبہ یہی ہے کہ قبضہ اس لئے میں نے کیا ہے۔ کہ یہ اسمبلی فلور پر لالیا جائے اور یہ قبضے کئے ہوئے کمرے خالی کرائے جائیں اور اس میں سب سے پہلے پہل میں کروں گا اور کرہ خالی کروں گا۔ بشرطیکہ اگر اور قبضہ گر خالی کریں گے اسی مقصد کیلئے میں نے قبضہ کیا ہے کہ یہ on the floor لا لالیا جائے۔ گورنمنٹ اس پر ایکشن لے اور کمرے خالی کرائے جائیں لیکن جن کے پاس قبضے ہیں میں نے نیا قبضہ کیا ہوا ہے۔ شاید اس لئے انہوں نے میرا نام نہیں دیا ہے۔ کیونکہ بات تو چلتی ہے لیکن جب جائے لوگ وہاں پہلی پی ایز کے 214 یا 215 نمبر کرہ نواب صاحب نے قبضہ کیا ہے۔ ہاں میں نے قبضہ کیا اور میں نے چیف سیکرٹری کے نوٹس میں لا یا GAD & S کے سیکرٹری کے نوٹس میں لا یا وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لا یا ہے۔ اور کافی وقت پہلے اسی اسمبلی کے فلور پر میں نے بات کی کہ یہ قبضے خالی کرائے جائیں اگر نہیں کروں گے تو پھر میں قبضہ صرف اسی لئے کروں گا۔ تاکہ یہ issue اُٹھے اور یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ مہربانی۔

میڈم چیئر پرسن۔ جی شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف۔ کیونکہ مجھے بھی تیرہ سال سے ہو گیا پارلیمنٹ میں بیٹھی ہوں۔ میرے ساتھ ہمیشہ سے یہ رہا ہے جب بھی میں نے بلوچستان ہاؤس فون کیا ہے۔ تو آگے سے جواب ملا ہے کہ کمرے نہیں ہے۔ تو میں آپ سے وہ گز ضرور پوچھوں گی کہ آپ نے کیسے کیا ایک ہمیں بھی As a opposition کو کیونکہ خواتین کو ہمیشہ یہ سُننے کو ملا ہے۔ کہ وہاں پر کمرے نہیں تو آپ مجھے بھی وہ گز بتادی جیسے یا وہ طریقہ کار بتا دیجئے تاکہ میں ایک کرہ ان بارہ خواتین کے لئے reserve کروالیں تاکہ ہمیں ادھر ادھر فون کرنا نہ پڑے۔ جس کا ہمیشہ ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔

میڈم چیئرمین۔ جی راحیلہ بی بی۔

راحیلہ حمید خان درانی۔ اسپیکر صاحبہ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کے حوالے سے پوائنٹ آپ کی توسط سے ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ یہ تو بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کی بات ہو رہی ہے۔ جو ہمارا بلوچستان ہاؤس کراچی میں ہے۔ جب بھی ہم اس میں کمرے کیلئے لکھتے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ وہاں پر انسان کیسے رہتے ہیں۔ میں ہمیشہ وہاں جب رہنے کیلئے کوشش کرتی ہوں۔ گندگی سے بھرے ہوئے اس کے بیڈ اس میں کتمل اس میں صفائی کا انہائی بُرا حال اور سب سے بڑی بات یہ ہے تو آپ منظر کی بات کر رہے ہیں۔ کہ ایم پی ایز اور منظر نے قبضے کئے ہوئے ہیں۔ یا جو بھی ہے وہاں تو ان کے گن میں رہتے ہیں۔ اور جب ہم جاتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ جی گن میز ہیں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم تو مجبور ہے منظر ہمیں اجازت نہیں دیتا تو اس وقت میں نام نہیں لینا چاہتی لیکن پلیز اس میں بھی یہ دیکھے کہ اگر چار کمرے ہے اس میں ٹوٹل۔ ایک کرہ اپیشل کسی کے لئے مختص ہے اور چار کمرے ہیں چار کمروں جب ایک ممبر حسن کے لئے بنیں ہیں یہ ادھر جاتا ہے تو اُسکو کہا جاتا ہے کہ جی یہ کمرے ہے ایک میں آٹھ آٹھ گن میز رہتے ہیں۔ تو یہ چیزیں بہت ہی serious situation کے جب یہ سوال آئیگا تو اس میں ضرور یقیناً جیسا کہ باقی ممبرز نے کہا اس طرح بات کریں گے اور ان houses کو ہمارے لئے ہونا چاہئے نہ کہ گن مینوں کیلئے۔

میڈم چیئرمین۔ آج جو بہت heavy اچنڈا ہے اپنا آگے پروگرام کی طرف چلتے ہیں۔ محترمہ حسن بانو رختانی صاحبہ اپنا قرارداد نمبر 73 پیش کریں۔

حسن بانو رختانی۔ ہرگاہ کہ اس وقت ملک میں غیر قانونی اور غیر معیاری مشروبات جن میں چند فیصد الکول بھی شامل ہے۔ جیسا کہ کوکولا اور پیپی وغیرہ بڑی تعداد میں تیار کی جاتی ہیں۔ جن کے استعمال سے لوگ معدہ اور ردیگر امراض میں بیتلہ ہو رہے ہیں۔ جبکہ مختلف اخبارات نے کئی مرتبہ اس مسئلے کو اٹھایا بھی ہے۔ لیکن اس کے

با وجود اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف کارروائی عمل نہیں لائی گئی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ اس غیر معیاری مشروبات کو اپنی تحولی میں لے اور اس گھناؤ نے کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف فوری طور پر تادبی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ لوگوں کی صحت کو مزید مبتاثر ہونے سے بچایا جاسکے۔

جناب چیرپرنس صاحبہ۔
قرارداد نمبر 73 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد نمبر 73 کی موزنیت فرمائیں۔

حسن با بور خشنائی۔ جی جناب اپنیکر اس حوالے سے مجھے جونہ ہے کافی معلومات فراہم کی جا رہی ہے۔ بالخصوص یہ جو کوکا کولا جس سے ہم کو ہر جگہ پیتے ہیں۔ آپ ہر جگہ اس کو دیکھتے ہیں، ہم سب بلکہ دیکھتے ہیں روڈوں پر پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو چوپیں گھنٹے دھوپ لگ رہی ہوتی ہے جو ہماری صحت کیلئے انتہائی مضبوط ہے بعض اوقات میرے معلومات کے مطابق مجھے یہاں تک بھی کہا گیا ہے کہ آپ آئے آپ کو ہم دورہ کروائیں گے اس میں الکلول نشہ اور جو ہے نہ وہ زیادہ ملائی جاتی ہے تا کہ وہ جو ہے نہ اس میں سے وہ اس کے عادی ہو جائے اور کہیں ایسی بچیاں بھی ہیں تین چار بچیاں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی ان کی بیماری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ جب ان کا علاج کیا گیا تو اس سے یہ پتہ چلا کہ یہ بچیاں کو کا کولا پیپی ہے جس سے ان کی ہڈیاں متاثر ہو گئی ہے اور یہاں پر جو ہے نہ ہمارے ہاں کھلا عام جیسے کہ روڈوں میں ہمیں نظر آتے ہیں اور ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہی پر آس پاس ہی انہوں نے گندھے ماحول میں فیکٹریاں لگائی ہوتی ہے۔ وہی پر جو ہے نہ یہ لوگ یہ چیزیں بناتے ہیں۔ یہاں پر ابھی ہمارے پاس بلدیاتی گورنمنٹ آگئی ہے ہم 65 کے ارکین ہیں ابھی جیسے لاہور اور پنجاب میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ رحمت صاحب اگر آپ میرے بات سنیں گے آپ گورنمنٹ کا حصہ ہیں اور صحت کے منظر ہیں آپ کیلئے سمنازیادہ ضروری ہے۔ تو جناب اپنیکر تو اس میں جو یہ جوانانی کیلئے مضر ہے۔ تو میں آپ کی توسط سے ہمارے سی ایم صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو اس سے میں یہی چاہتی ہوں لاہور میں ہم نے دیکھا ہے۔ پنجاب میں دیکھا ہے اتنی بڑی کارروائی کی جا رہی ہیں اور ہم اس انتظار میں ہیں کہ ہمارے بھی کہیں ہو ٹلوں میں کوئی چھاپے وغیرہ نہیں پڑ رہے ہیں فیکٹریوں میں نہیں پڑ رہے ہیں۔ یہاں پر ہم آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم جیسے صاف ستھرے لوگ کوئی ہے نہیں۔ حالانکہ بلدیاتی انتخابات بھی ہو چکے ہیں ہم 65 ارکین پر مشتمل بھی ہے ہم سب اگر اپنی اپنی طور پر تھوڑا تھوڑا سا بھی کر کے اگر کوئی ایک بندہ بھی دورے پر نکل جائے گورنمنٹ کی ہو جائے اس میں نکل جائے تو کم از کم یہ جو مضر اثرات چیزیں ہیں جو روڈوں پر ہمیں نظر آ رہی ہے

جو مختلف جگہوں پر ہمیں نظر آ رہی ہے تو شاید اس میں مرید کچھ کرنے کی جا سکیں۔ آپ کی توسط سے میں یہ کہتی ہوں کہ آپ بھی یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں آپ یہاں کو بتائے کہ ہر کن جو ہے نہ ان کو اجازت دیں۔ یا تو پھر یہ خود جو ہے نہ ہمارے اس کو سنبھالیں۔ یا ہم خواتین کو چھوڑ دیں کہ ہم عائشہ ممتاز کی طرح ہر دن چھاپے مارتے رہیں گے اور خود جو ہے نہ اپنے بچوں اور اپنے عورتوں کی صحت کیلئے کوشش کرتے رہیں گے۔ شکر یہ۔

چیئرمین صاحبہ۔ جی۔

پنس احمد علی۔ یہ کہ آج جو ذکر ہوا ہے Corbonated drinks کا۔ اس کے متعلق کافی ریسرچ ہو رہی ہے۔ اور E-Survey کے مطابق ابھی کہتے ہیں کہ یہ جو area کے drinks ہے یا ہے وہ پیشی ہو کوala ہو یا کچھ بھی ہو۔ نہ صرف یہ آپ کے carbonated drinks کے جو cells ہے ان کو effect کرتی ہے بلکہ یہ kidnies کیلئے بڑی جو ہے اور چھلے دوساروں سے جب بھی رمضان شریف کا مبارک مہنہ شروع ہوتا تھا تو ادیب رضوی صاحب نے رمضانوں سے پہلے اس یک متعلق کافی تفصیل سے جو ہے ذکر کیا ہے کہ رمضان کے دوران کو کم سے کم نہیں استعمال کرنا چاہیے یہ توبات ہوئی ان drinks کا اثر جو ہے وہ ہم پر کیا جو ہے ان ہوتا ہے۔ لیکن اب یہ دیکھنا ہے کہ جیسا محترمہ نے جو یہ قرارداد پیش کی ہے کہ آیا یہ جھینیز ہیں جو جعلی جگہ بنائیں کر جیسے آ جکل آپ دیکھ رہے ہیں میڈیا میں سرعام پروگرام میں دیکھا رہے ہیں کہ یہ drinks کا اصل label کا چونچ رہے ہیں اس کی بھی checking ہوئی چاہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ خاص طور پر ہم جو ہیں اس چیز کو خاتون ہیں اور جس طرح کہ انہوں نے اواری PC Hotels energetic drive start ہوئی ہے اور وہاں کی جو ایک بڑی اور اسلام آباد میں چائیپ خانہ ایک بہت بڑی مشہور جگہ ہے ہم سب جاتے تھے وہ جگہ بھی seal کر دی۔ میکری ideal کر دی۔ تو یہ اس قسم کی drive یہاں پر منظر صاحب بھی بیٹھے ہیں سیکرٹری ہیلتھ بھی بیٹھے ہیں اس طرح کہ اگر ہم یہاں پر ایک کمیٹی بنائے اور ان تمام کچن کو جو ہے وہ ہم دیکھیں کیا ہوتا۔ ایکم پی اے ہائل کا کچن تو ابھی تک بند پڑا ہے تو اس سلسلے میں یہ ہے کہ ان چیزوں کو کی جائے اور یہ بڑی اچھی تحریک ہے پیش کی گئی ہے اور ہم اس سلسلے میں جو ہے نہ آ گے اور آپ کی جو ہے اس میں ایک اچھی رونگ آنی چاہیے۔ میڈیم چیئرمین۔ محترمہ حس بانو کی یہ قرارداد بڑی وزن رکھتی ہے میرے خیال میں میکرٹری ہیلتھ تشریف رکھتے ہیں منظر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ کوائی کنٹرول ہی کوئی چیز ہوگی کوئی ایسی چیز ہوگی جو ان

چیزوں پر کوائی نظر دل کوئی چیز ہوگی یا کوئی مل بھانا پڑیگا کہ ان چیزوں کو ہم کس طرح عملدر آمد کر سکتے ہیں اس کی روک تھام کس طرح کر سکتے ہیں تو گورنمنٹ Parliamentarians کچھ time دیں۔

اپیکر صاحبہ بل پیش ہوا اور وہاں سے approve ہوا۔ اس کے بعد میرے خیال میں اسمبلی میں یہ پیش ہو گا یہ ملکہ خوارک کی جانب سے ہے۔

چلواس کا مطلب ہے کہ سب کچھ آنے والا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پھر آگے ہم اس کو دیکھیں گے۔ آیا قرارداد نمبر 73 کو منظور کیا جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کو ترقی، فروع، اصول اور ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015 کے متعلق تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ جناب اپیکر! میں ڈاکٹر حامد خان اچکزئی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم کی جانب سے بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کو ترقی، فروع، اصول اور ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015 کے متعلق تحریک پیش کرتا ہوں۔

میدم چیئرمین۔ تحریک پیش ہوئی۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کو ترقی، فروع، اصول اور ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015 کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

محترمہ شاہدہ رووف۔ اس میں میں جو وزیر موصوف پڑھیں گے۔ وہ لکھا ہوا ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انصبابات کا رقمہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔ یعنی آپ اس وقت اپنے اس ایوان میں اس کو پیش کرنے جا رہے ہیں تو آپ ذرا راءا پنی۔۔۔

میدم چیئرمین۔ محترمہ اس وقت پیش کیا جاتا ہے اس کو پیش کرنے دیں۔ پھر بعد میں آپ اس پر بات کریں۔ اس وقت ٹیبل کیا جا رہا ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات)۔ جناب اپیکر میں ڈاکٹر حامد خان اچکزئی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کو ترقی، فروع، اصول اور ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ

(قانون نمبر 21 مصدرہ 2015ء) کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1973 کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt کیا جائے۔

میڈم چیئرپرنسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کو ترقی، فروع، اصول اور خواابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015ء) کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

محترمہ شاہدہ رووف۔ اپنیکر صاحبہ آپ مجھے ٹاہم دینگے اور سنیں گے کیونکہ آپ نے یہ کہا تھا کہ پہلے آجائے اس کے بعد آپ بولیں۔

میڈم چیئرپرنسن۔ میں سن رہی ہوں۔ آپ اس کتاب کو اٹھا کے دیکھ لیں۔ آئین اور قانون کی بات کرتے ہیں اس کی پاسداری کی بات کرتے ہیں آپ کا 84 کیا کہتا ہے۔ مسودہ قوانین کا مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا۔ آپ کے ہاؤس کی کمیٹیز فعال ہے ایک الگ بات ہے کہ ہم اس کے رکن نہیں ہیں۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ نجی اسکولوں کے بارے میں کوئی ایسی ہنگامی آپ جو ہے قانون سازی کرنے جا رہے ہیں آپ کو اپنی حکومت میں بیٹھے ہوئے وہ پارٹی جنہوں نے حکومت بنائی ہوئی ہے اپ پوزیشن کو چھوڑ دیں اپوزیشن تو اس مجلس کا حصہ بھی نہیں ہے ہم تو ان کمیٹی سے پہلے ہی سائیڈ پر ہے۔ آپ کو اپنے اندر جو تمیں چار parties allaince نے بنا یا ہوا ہے اس کے ممبرز پر بھی آپ اس وقت اعتماد کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے کہ آپ ایک بل لے کے آرہے ہیں۔ آپ اسمبلی کے سپرد کریں اس کے اوپر وہاں پر بیٹھ کے جو چار پانچ چھ لوگ ہیں وہ اپنی مختلف رائے رکھتے ہیں وہ ایک اچھی چیز آپ کو دے سکتے ہیں یعنی نجی اسکولوں کے بارے میں کوئی ایسی ہنگامی صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ آپ اسمبلی کے انصباط کار 84 سے آپ اس کو جو ہے exempt کرار ہے ہیں۔ میری سمجھ سے بالآخر ہے۔ میں یہاں پر بالکل اس چیز کو مجھے نہیں پتہ آپ کا ہاؤس ہے آپ اپنے اس میں کرو سکتے ہیں لیکن میں اس کو بالکل بھی اس کی جو ہے وہ نہیں کر سکتی ہوں۔ اور میں یہ کہہ رہی ہوں کہ بالکل آوت آف وے جا کے آپ کرار ہے ہیں۔

میڈم چیئرپرنسن۔ شاہدہ میں یہ کہنا چاہوں گی کیونکہ کمیٹیاں فعال ہے مگر ایجوکیشن کمیٹی فعال نہیں ہے اس لئے ہم ان کو۔۔۔ ابھی تک متعلقہ چیئر میں ابھی تک appoint نہیں ہوا ہے۔ شور۔ محترمہ شاہدہ

چیئر مین ابھی تک appoint نہیں ہوا ہے۔ شور۔۔ ابھی تک ایجوکیشن چیئر مین کمیٹی کو گاڑی بھی نہیں مل رہی ہے۔ ابھی تک چیئر مین ایجوکیشن کی مقرر بھی نہیں ہوا ہے اس لئے یہ قابل از وقت بات ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب بولیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی۔ جناب اسپیکر میں ممبر صاحبہ کیلئے بصد احترام جو شور و غوغاء وہ کر رہی ہے۔ اس سے اتنا وہ نہیں ہوگا قانون بن جائیگا۔ ہم exemption (مداخلت۔ شور)۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ ایک آئین اور قانون کی بات کریں please یہ چیز حذف کریں شور و غوغاء کوئی نہیں کر رہا ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی۔ اس کو exempt کیا جائے۔ میڈم چیئر پرسن۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی۔ بات یہ ہے کہ کمیٹی ہے۔ پونکہ اس کا چیئر مین ابھی تک elect ہونا باقی ہے اور یہ موسم سرما آکے یہ جھٹپیاس ہو رہی ہیں۔ یوگ فیسوں کو بھی بڑھا رہے ہیں اور بھی بڑے ایسے حرکتیں ہو رہی ہیں اگر یہ ہم یہ exempt بھی ہو جائے اس میں کوئی روکاٹ نہیں ہے کہ اس میں improvement ہو گا تو ہم اس سے request کرتے ہیں۔ کیونکہ فرادراد پاس ہو گیا ہے۔ تو۔۔۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میڈم اسپیکر۔ آپ اس وقت Custodian of the House ہے آپ ہاؤس کو۔ مداخلت۔ میڈم میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

میڈم چیئر پرسن۔ ایک سینڈ سردار صاحب کو بولنے دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ جی نہیں کوئی ایسی نہیں ہے کہ آپ کے کہنے سے پاس ہو جائیگا۔ وہ اسپیکر کی رولنگ آئینگی تو اس پر۔ آپ بولتے رہے ایسے نہیں پاس ہو گا جب تک کہ اسپیکر کی رولنگ آئینگی تو پاس ہو گا آپ کے کہنے سے تو نہیں ہو گا۔ شور۔۔۔

میڈم چیئر پرسن۔ زیرے صاحب ان کو زراء بولنے دیں۔۔۔ مداخلت۔۔۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میڈم اسپیکر آپ اس ایوان کو جو آپ کے بزنس ہے rules of business کے تحت چلائیں۔ آپ کے ایک منٹ میں point of order پر بات کر رہا ہوں۔ کیسے پاس ہوا ہے۔ اسپیکر کی رولنگ آئینگی تو پاس ہو گا ایسا تھوڑا ہو گا۔ پاس ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں پاس ہو گیا یا ایوان جو ہے نہ۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔۔۔

رحمت علی صالح بلوچ (وزیر مکملہ صحت)۔ پاس ہوئی ابھی بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میڈم اسپیکر مجھے سنے میں Point of Order پر ہوں۔ Rules of Business کے تحت آپ اس ایوان کو چلائے کمیٹیاں فعال ہو چکی ہیں اس وقت تو بڑے اپنے ویدیو بھی بنی ہیں فوٹو بھی بنے ہیں کہ ویگو گاریاں رے رہے ہیں چیئرمین۔ ہم تو اس کے بایکاٹ میں ہے بات یہ ہے کہ اگر آپ کے rules کہتے ہیں آپ کا سیکرٹری آپ کا راہنمائی کریگا۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے آپ اسپیشل کمیٹی بنا سکتی ہے۔ وہ اس کا جائزہ لیں۔ آج table ہوا ہے اس پر مزید مفید چیزیں آنکھی ہیں اگر کمیٹی کا چیئرمین باقی ہے۔ میڈم چیئرپرنس۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے موجودگی میں اسپیشل کمیٹی نہیں بن سکتی۔ سردار صاحب ابھی ہمارے پاس اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین نہیں ہیں۔۔۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ چیئرمین نہیں ہے کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کمیٹی میں آپ کے پاس اتحاری ہے کہ آپ کسی کو بھی chairperson as کو مقرر کر کے یہ اس میں اچھی اصلاحات آنکھی ہیں کچھ ہم تجویز دینے کچھ دوسرے ہمارے honourable ساتھی تجویز دیں گے۔ ابھی next آپ کا اجلاس نومبر میں ہو رہا ہے نومبر کی 15 تاریخ کو جا کے چھٹیاں ہوتی ہیں آپ اس کو اگر اتنی بھی ایک جنگی ہے تو اس کو direct کر دے کہ پندرہ دن کے بعد اس کو رکھے۔ آپ کی کمیٹی بنی ہوئی ہے کمیٹی کے سپرد کریں آپ۔

میڈم چیئرپرنس۔ table ہونے کے majority نے اس کو ہاں کر دیا ہے۔ تو (تحریک منظور ہوئی)۔ بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کو ترقی، فروع، اصول اور ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء مسودہ قانون نمبر 21 مصادرہ 2015ء کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹریشن 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔ جمعیت والے واک آؤٹ کر گئے۔

میڈم چیئرپرنس۔ بلوچستان میں برائے امراض گردہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2015ء کا پیش کیا جانا۔

رحمت علی بلوچ (وزیر مکملہ صحت)۔ thank you madam speaker میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئی قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصادرہ 2015ء) پیش کرتا ہوں۔

میڈم چیئرپرنسن۔ وزیر صحت بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کا قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015ء) کے متعلق آگلی تحریک پیش کریں۔

رحمت علی بلوچ (وزیر صحت)۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کا قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار انصباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt یا مستثنیٰ قرار دیا جائے؟۔

میڈم چیئرپرنسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کا قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt یا قرار دیا جائے؟۔ تحریک منظور کی گئی)۔

تحریک منظور ہوئی بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کا قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt یا قرار دیا جاتا ہے۔ قائمہ کمیٹی کی رپورٹوں کا ایوان پیش کیا جانا، چیرین قائمہ کمیٹی محنت و افرادی قوت بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015ء) کی بابت کمیٹی رپورٹ پیش کریں۔

سردار درمداد ناصر۔ thank you madam speeker میرے خیال میں کورم پورا نہیں ہے اسمبلی کا (مداغلہ۔ شور)۔

جناب چیرین۔ حسن بانو کا شکریہ آپ تشریف لائی ہیں بہت بہت مہربانی شکریہ خوش آمدید کہتی ہوں آپ کو، نہیں محترم حسن بانو نے کورم پورا کر دیا ہے، حسن بانو نے کورم پورا کر دیا آپ کا بہت بہت شکریہ محترمہ، کورم کو ہمارے ہی ممبر نے نشاندہی کر کے خراب کر دیا، کورم کی گھنیاں بجائی جائیں۔ (کورم کی گھنیاں بجائی گئیں)۔

جناب چیرین۔ آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ کر لیتے ہیں آدھے گھنٹے کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔ (اجلاس چار بجکر پچاس منٹ پر ملتوی ہو گیا۔ اجلاس کی دوبارہ کارروائی سات بجکر تین منٹ پر ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی، میڈم چیئرپرنسن۔ کی زیر صدارت شروع ہوا)۔

میڈم چیئرپرنسن۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم، بہت بہت شکریہ اپوزیشن ممبر ان کا انشاء اللہ و تعالیٰ کورم پورا ہے اب کارروائی آگے جاری رکھیں گے، چیرین قائمہ کمیٹی بر محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی

مسودہ قانون 2015 مصدرہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ پیش کریں۔ سردار محمد ناصر۔ میں چیرین قائمہ کمیٹی بر محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون 2015 مصدرہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ جناب چیرین۔ رپورٹ پیش ہوئی وزیر محنت و افرادی قوت بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کی بابت تحریک پیش کریں۔ حاجی محمد خان اہڑی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ زکواۃ و حج)۔ اجازت sir، میں وزیر محنت و افرادی قوت کی جانب تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کمیٹی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لا یاجائے۔ میدم چیئرپرسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان میں بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کمیٹی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لا یاجائے؟۔ تحریک منظور ہوئی، بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کمیٹی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لا یاجاتا ہے۔ وزیر محنت و افرادی قوت بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کے متعلق آگلی تحریک پیش کریں۔ حاجی محمد خان اہڑی (مشیر زکواۃ و حج)۔ میں وزیر محنت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے؟۔ جناب چیرین۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے؟۔ (تحریک منظور کی گئی)۔ میدم چیئرپرسن۔ تحریک منظور ہوئی بلوچستان میں صنعتی تعلقات کا ترمیمی مصودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جاتا ہے۔ آتا ہے کہ چیرین قائمہ کمیٹی بر محکمہ صنعت و حرف بلوچستان جوش دانوں اور دباو والے برن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مصودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ پیش کریں۔

سردار محمد ناصر۔ میں چیرین قائمہ کمیٹی برگمکہ صنعت و حرفت بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015ء) کی بابت کمیٹی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

میڈم چیئرپرسن۔ وزیر صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کے متعلق تحریک پیش کریں۔

نواب شناع اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کے کمیٹی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟۔

میڈم چیئرپرسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کے کمیٹی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟۔

تحریک ہوئی۔ بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015ء) کے کمیٹی سفارشات کی بوجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ میں اپنی محترمہ کولیگز دونوں حسن بانو اور شاہدہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ایوان میں واپس آئے ایوان کی عزت کو دو بالا کر دیا ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ وزیر صنعت و حرفت و کان کنی و معدنی ترقی بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015ء) کے متعلق آگلی تحریک پیش کریں۔

نواب شناع اللہ خان زہری (وزیر صنعت و حرفت، کان کنی و معدنی ترقی)۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے؟۔

میڈم چیئرپرسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے؟۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتن کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2015 کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جاتا ہے۔

میں یہاں پر اپنی محترمہ Colleagues حسن بانو اور شاہدہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ایوان میں

وابس آئیں اور ایوان کی عزت کو دو بالا کر دیا۔

(اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

میڈم چیئرپرنسن۔ وزیر صنعت و حرفت کا نکنی و معدنی ترقی بلوجستان جوش دانوں اور دباؤ والے برتنوں کا مسودہ قانون نمبر 19 (مسودہ قانون نمبر 19 مصروفہ 2015ء) سے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیر چکھہ صنعت و حرفت کا نکنی و معدنی ترقی)۔ میں وزیر صنعت و حرفت کا نکنی و معدنی ترقی تحریک پیش کرتا ہوں بلوجستان، جوش دانوں اور دباؤ والے برتنوں کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصروفہ 2015ء) کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

میڈم چیئرپرنسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوجستان، جوش دانوں اور دباؤ والے برتنوں کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصروفہ 2015ء) کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی) بلوجستان، جوش دانوں اور دباؤ والے برتنوں کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصروفہ 2015ء) کمیٹی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ چیئر میں قائدہ کمیٹی بلوجستان تھیلا سمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصروفہ 2015ء) کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔

میر مجیب الرحمن محمد حسنی (وزیر کھیل و ثقافت)۔ میڈم میں پیش کرتا ہوں۔

میڈم چیئرپرنسن۔ جی جی۔

میر مجیب الرحمن محمد حسنی (وزیر چکھہ کھیل و ثقافت)۔ میں مجیب محمد حسنی Minister for sports ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی چیئر پرنس قائدہ کمیٹی کی جانب سے چکھہ صحت بلوجستان تھیلا سمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصروفہ 2015ء) کی بابت کمیٹی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

میڈم چیئرپرنسن۔ رپورٹ پیش ہوئی وزیر صحت بلوجستان تھیلا سمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصروفہ 2015ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

میر رحمت صالح بلوج (وزیر صحت)۔ میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوجستان تھیلا سمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصروفہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصروفہ 2015ء) کو کمیٹی کے سفارشات کی بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میدم چیئرپرسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) کو کمیٹی کے سفارشات کی بوجب فی الفور زیر گور لایا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) کو کمیٹی کے سفارشات کی بوجب فی الفور زیر گور لایا جاتا ہے۔ یہاں میں تھیلاسمیا سے بات کرنا چاہوں گی as a doctor بھی کہ اس کی میں نے Standing committee کی میں نے اس کی 3 meetings call کی چونکہ قائد ایوان تشریف نہیں رکھتے ہیں تو دو کمیٹی health members نے افسوس سے کہنا پڑھتا ہے کہ کورم دو مرتبہ پورا نہیں ہوا تیسری مرتبہ پورا ہوا جو کہ health issue ہے جس پر میں معزز ممبران سے جس بھی کمیٹی کے ممبران ہو ان سے Request کی جاتی ہیں کہ کم از کم کمیٹی ممبران جب اجلاس ہوتا ہے اس کو اہمیت دی جائے کہ کورم پورا ہوتا کہ اسمبلی کی کارروائی آگے بڑھتی جائے اور میں بڑی خوش ہوں آج کہ تھیلاسمیا کی بل۔ حالانکہ اس وقت یہ Health department کے Court میں ہے ابھی اسمبلی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اب اس کی سفارشات حکومت Health department minister health تشریف رکھتے ہیں اب اس نے آپ نے اس کی پروگرام آگاہی کرنی ہے اس کے بعد ہی عمل درآمد ہو سکتا ہے Other wise یہ بھی بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ وزیر صحت بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) سے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ (وزیر صحت)۔ میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی) بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جاتا ہے۔

میدم چیئرپرسن۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی) بلوچستان تھیلاسمیا سے روک تھام اور حفاظت کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2015) کی بابت کمیٹی رپورٹ کمیٹی سفارشات کی بوجب منظور کیا جاتا ہے۔

حاجی میر محمد خان لہڑی (وزیریز کوہہ، حج اوقاف)۔
-point of order

میڈم چیئرپرنسن۔ جی. جی۔

حاجی میر محمد خان لہڑی (وزیر زکوٰۃ، حج اوقاف)۔ Water management green Baluchistan کے تحت پچھلے پی ایس ڈی پی 2015 اور 14 میں ایک ارب 50 کروڑ روپیہ رکھے گئے تھے میرے خیال تقریباً ان کے 6 Months میں کو Issue ہو گئے اور 27 میں کو Finance Release ان کے ہو گئے جب ڈیپارٹمنٹ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ ابھی ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس لہذا ان کو واپس surrender کیا جائے تو واپس پیسے ہو گئے ہو گئے surrender پہلے 2014 اور 15 میں ان کا پی ایس ڈی پی نمبر 8 تھا اور اس سال 15 اور 16 میں اس کا پی ایس ڈی پی نمبر 9 ہے اس کے بعد 29 ستمبر کو دوبارہ یہ Water management کے جو پیسے Release ہو گئے اس میں صرف 17 حلقوں کو دیا گیا ہے پہلے 27 میں کو Release ہو گئے ان میں 41 جو حلقات تھے ہمارے ساروں کے ان کے سارے پیسے Release ہو گئے تھے ایک کروڑ 82 لاکھ روپے کے۔ اور اس جو 29 ستمبر کو Release ہو گئے ہیں ان میں 7 حلقات ہیں جیسے جن میں دو سال کے فنڈ جو ہے نال PSDP نے ان کو Release کر کے دیں دیئے ہیں اور دوسرے تقریباً ان میں نصیر آباد ڈویژن کو نظر انداز گیا ہے ان میں ہمارا ایک حلقة بھی نہیں رکھا گیا ہے اس میں نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہی ایم صاحب نہیں ہے میں ان سے گزارش کرتا ہوں یہ ہمارے نصیر آباد کا پورا ڈویژن کا ایک حلقة بھی نہیں ہے اس میں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو۔ میڈم اسپیکر صاحبہ اجازت ہے۔

میڈم چیئرپرنسن۔ جی. جی۔ جی. جی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو۔ اسپیکر صاحبہ جو ہمارے Honorable چیف منستر کے مشیر محمد لہڑی جو کہیں رہے ہیں یہ باکل علاقائی پختنی ہے اس سے پہلے اسپیکر صاحبہ یہ پیسے Release بھی ہوئے تھے ان کے ٹینڈرز بھی ہوئے تھے اور ان کو surrender کیا گیا تھا کہ جون کامہینہ آ رہا ہے کرتے ہیں اس کے بعد دے دیں گے ابھی آپ دیکھیں جو یہ list ابھی انہوں نے Releases کیے ہیں جو محمد خان لہڑی کہیں رہے ہیں یہ 17 حلقوں پر تقسیم کیے گئے ہیں اور ہمارے جو نصیر آباد ڈویژن ہے اس کو باکل نظر انداز کر دیا گیا ہے آج تو Leader of house نہیں ہیں یہ کیا زیادتی ہو رہی ہیں ہم اپنے ابھی پارلیمانی لیڈر کو آپ کے چیئر میں کہا یہ تو Equal تھے برابری کے بنیاد پر تھے مجھے سمجھنیں آتی ہے جب slender ہو گیا ہے وزیر اعلیٰ نے بھی اس فلور پر کہا تھا جو پیسے slender تھے پچھلے سال اس کو ہم دوبارہ اس حلقوں کے لیے

Release کریں گے ابھی جو 'Releases' ہو گئے ہیں یہ بالکل ہمارے جو ٹینڈر بھی ہوئے تھے ان کے سارے کچھ ہوئے تھے ابھی ان کو نظر انداز کر کے صرف 17 حلقوں پر انھیں Distribute کیا گیا ہے یہ سراسرنا انصافی ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان - آپ please پھر مجھے فلور دے دیں۔
 میر مجیب الرحمن محمد حسni (وزیر مکملہ کھیل و ثقافت) - شکریہ میدم اسپیکر یہ point of order پر جوابی محدث خان صاحب نے اٹھایا ہے یہ اہم سب کامنلے ہے میدم اسپیکر جیسے کہ انھوں نے بتایا کہ point 2014-15 میں Agriculture sector کے نام سے Green Baluchistan میں تماحلقوں کے لیے پیے منظور کیے گئے اور اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ دوسالوں کے لیے 3 کروڑ میرے خیال میں 65 لاکھ 3 کروڑ 65 لاکھ دوسالوں کا ملا کر ہر حلقتے کو release کیے جائیں گے اس سلسلے میں کیونکہ پہلے 2014-15 کی Release میں میرا حلقہ بھی شامل ہے جس کے پیسے ون بن گئے اس میں میرے حلقاتے میں 1 کروڑ 82 لاکھ Release ہوئے کچھ حلقوں میں دونوں سالوں میں Release ہوئے 3 کروڑ 65 لاکھ ہم سمجھتے ہیں کہ جیسے حاجی صاحب نے کہا ہمارے ساتھ زیادتی ہے جس طرح سے ہمیں release کیے گئے ہیں اور ہمارے Departments نے وہ Tender بھی کیے اس کے بعد جب وہ Re authorization میں جو Current financial years surrenders ہوئے اب ہے اس میں میرا حلقہ بھی شامل نہیں ہیں اور بہت سارے دوستوں کے جو حلقاتے ہیں اس میں سے وہ کاٹ دیئے گئے ہیں اور ہم اس سلسلے میں سی ایم صاحب سے بھی بات کریں گے سینئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں منسٹر پی این ڈی بھی بیٹھے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو برابری کے بنیاد پر اگر تو دینے ہیں سب کو پھر 3 کروڑ 65 لاکھ کے حساب سے دیئے جائے کیونکہ ہمارے Distracts جو بھی تمام علاقے ہیں وہ Agriculture کے حوالے سے ہیں اور بہت پسندیدہ ہے Especially ہمارے جو علاقے ہیں وہ Agriculture کے حوالے سے جیسے ہم نے اس دن بات کی کہ Drought کے حوالے سے ہم بہت Affected ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں اس پر PND Minister وضاحت کریں گے یا جب چیف منسٹر صاحب آئیں گے ہم اس سے بھی بات کریں گے اس میں آپ کی رولنگ بھی ضروری ہے کہ یہ جو پیے ہیں یہ برابری کے بنیاد پر 3 کروڑ 65 لاکھ کے حساب سے تمام حلقوں میں فوری طور پر release کیا جائے شکریہ میدم اسپیکر۔
 میدم چیئرمین - ایک سینئر سردار صاحب ایک سینئر سردار صاحب ان کی بات کہیں ایک سینئر - یہ جو

3 کروڑ 65 لاکھ بتایا جاتا ہے میں ایک Reserve MPA seat پر آئی ہوں تو یہ جو مخصوص سیٹوں کا اس میں کیا کہ مخصوص سیٹیں بھی اس میں اہل ہیں لینے کے لیے کہ نہیں ایک تو question میرا یہ ہے جی سردار صاحب please سردار صاحب کو بولنے دیں جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ آپ لوگ تو آپ ہیں ہمیں بھی نہیں ملیں۔

میدم چیئر پرسن۔ نہیں نہیں ہم سب کو دلائیں گے نہیں یہاں پر تو ظاہر ہے جب یہ question جب Debate ختم ہو گی ظاہر ہے میں تو اپنا Reserve seat پر خواتین کے لیے یہاں اس ٹائم chair کو استعمال کر کے میں ضرور ونگ دوں گی۔

حاجی محمد خان لہڑی (وزیریں حج و اوقاف)۔ میدم اسپیکر صاحب۔

میدم چیئر پرسن۔ جی جی پہلے سردار صاحب کو please سردار صاحب آپ please بولیں پھر آپ بعد میں بولیں جی سردار صاحب۔ ایک سینٹ سردار صاحب کو بولنے دیں انشاء اللہ جی سردار صاحب please بولیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ شکریہ میدم اسپیکر۔

میدم چیئر پرسن۔ سردار صاحب کو بولنے دیں۔ جی سردار صاحب۔ سردار عبدالرحمن کھیتران۔ آپ تو آپ ہیں۔ ہمیں بھی نہیں ملے۔

میدم چیئر پرسن۔ نہیں نہیں ہم سب کو دلائیں گے۔ آوازیں۔ مداخلت۔ نہیں یہاں پر تو ظاہر ہے۔ جب یہ Question debate ختم ہو گی۔ ظاہر ہے میں تو اپنی reserve seat پر خواتین کیلئے یہاں کے اسٹیپ چیئر کو استعمال کر کے ضرور ونگ دوں گی۔ جی سردار صاحب کو please بولنے دیں۔ سردار صاحب آپ please بولیں۔ پھر آپ بات کریں بعد میں۔ ایک دفعہ سردار صاحب۔ جی سردار صاحب۔ شور۔ مداخلت۔ ایک سینٹ سردار صاحب کو بولنے دیں۔ جی سردار صاحب بولیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ شکریہ میدم اسپیکر۔ گزارش یہ ہے کہ یہ green balochistan کے نام سے جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے۔ انہوں نے اسکو، پہلے وہ مرکز میں تھا۔ پھر اٹھارویں ترمیم کے تحت یہ صوبے کے پاس آگیا۔ پہلے مرکز سے یہ فنڈ آ رہا تھا۔ اور یہاں پر distribute ہو رہا تھا۔ پھر کچھ اچھے لوگوں نے اس پر اعتراضات شروع کیئے۔ خیر قصہ مختصر یہ provincial matal بن گیا۔ زیادتی تو اپوزیشن کے

ساتھ باقی فنڈوں کی بھی ہو رہی ہیں۔ ابھی میں تھوڑی سی گزارش کروں گا۔ کیونکہ اس وقت چیف منسٹر بھی نہیں ہیں۔ اور آپکا agriculture minister بھی نہیں ہے۔ لیکن وہ رات جب ہوتی ہے۔ جب چاندُوب جاتا ہے۔ تو وہ ایک north star نکلتا ہے۔ اس میں روشنی ہوتی ہے۔ تو جو ہماری طرح معدو لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اس روشنی میں سفر شروع کر دیتے ہیں۔ تو ہمیں بھی ابھی تھوڑی سے امید پڑ گئی ہے۔ آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے کہ قطب تارا اُسکو کہتے ہے۔ north star نواب شاء اللہ کی شکل میں وہ نمودار تو ہو گیا۔ اللہ کریگا وہ چاند بن جائیگا اور full روشنی دیگا۔ فی الحال تو اُسکی روشنی میں، north star کی روشنی میں ہم تھوڑا سا گزارش کریں گے اُن سے کہ پہلے بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی۔ جیسے آپ لوگ special seats والوں کو بھی تو اپنی جگہ پر آپ، جو ہم منتخب ہو کر آئے ہیں۔ میرے حلقے کا جو یہ green balochistan کا فنڈ تھا۔ وہاں کے نیشنل پارٹی کے with due apologies رحمت صاحب کو پھر شاید ناراض نہ ہو مجھ سے۔ نیشنل پارٹی کا انکا ضلعی صدر ہے۔ جو نوسودوٹ لیکر آیا بیچارہ۔ ابھی اُس نے اُنیں ہزارووٹ تک جانا ہے۔ اُس کیلئے package بھی آیا۔ C.M. utilise کیا۔ اب 2014 اور 2016 کا۔ یہ پھر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کوئی تین کروڑ some thing بنتا ہے۔ جو ہم منتخب نمائندے ہیں۔ انکو بھی نہیں دیا گیا۔ بلکہ ہم تو اپوزیشن والے treasury benches والے جو ساتھی بیٹھے ہیں۔ خاص کر نصیر آباد، جعفر آباد یہ تو پورے ڈویشن ہی اڑ گئے۔ ہم گزارش یہ کریں گے کہ اس کو دس براں تک postpone ہی کر دیں اور north star اللہ کرے کہ چاند بن جائے۔ تو ہم اُس روشنی سے مستفید ہوں۔ آپ chair کر رہی ہیں special seat کی ہے۔ اسی موقع سے فائدہ اٹھائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہے۔ رولنگ دیدیں کہ یہ green balochistan کا سب پر تمام MPA's پر distribute ہے۔ رولنگ دیدیں کہ یہ میڈم چیئر پر سن۔ نہیں، میں سُن رہی ہوں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران۔ میں تو نہیں دے سکتا ہوں۔ وہ trasuary banches dictation کی ہیں۔ پھر custodian of the house time ہیں اس کی یہ منتخب suggestion دے رہا ہوں۔ وہ اگر میری suggestion مان لیں کہ آپ رولنگ دیدے کہ یہ منتخب identification کریں۔ جہاں پر تالاب کی ضرورت ہے۔ پاپ کی ضرورت ہے۔ نالی کی ضرورت ہے۔ اور equal distribution اسکی ہو۔ وہ آرمی میں ہوتا ہے کہ stick (of) S.O.S

service۔ وہ جیسے کورکمانڈر وغیرہ ریٹائر ہوتے ہیں۔ اُس سے پہلے برینگ وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے مہینہ ڈیڑھ پہلے۔ اسوقت position تو یہی ہے کہ جو مری معاملے کے تحت مہینہ ڈیڑھ رہتا ہے۔ تو اس میں برینگ بھی ہو جائے۔ اور آپکی رو لگ بھی آجائے کہ یہ equal تمام جو بھی ساتھی ہیں۔ 65 ساتھی ہے۔ ان پر distribution ہوارو with the condition aduntification P.S.D.P میں چیز آپ کے identify ہمارے معزز اکان کریں۔ یہ تو انکی بات ہے۔ دوسرا میں ابھی گیا تھا۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر نے ایک ہمیں حکم دیا۔ میں اور مولوی معاذ اللہ صاحب گئے۔ باہر SEDA کے آئے ہوئے ہیں employees جو نرہ بازی بھی کر رہے ہیں۔ شاید وہ متاثرین ہیں۔ انکی پوزیشن یہ ہے کہ انکو 17 مہینے سے تنخوا ہیں نہیں ملیں۔ جس میں خواتین بھی تھیں۔ نواب صاحب! آپ ذرا kindly تو 17 مہینے سے انکو تنخوا ہیں بھی نہیں ملیں۔ اور دربار ہیں۔ خواتین بھی ہیں اُسمیں male بھی ہیں۔ وہ بھی ہو چکا ہے education میں۔ تو انکی ہم جا کر انکو سُن کر آئے ہیں۔ اگر نواب صاحب حکم فرمائیں۔ اُنکے دو نمائندے بُلا لیں۔ انکی دل جوئی کر لیں یا پھر انکا جو ہم آواز یہاں پر اٹھا رہے ہیں انکی طرف سے۔ کہ وہ دربار ہو گئے 17 مہینے سے۔ ایک بندے کو تنخوا نہ ملے۔ تو اسکے بچوں کا۔ اُسکے گھر کی کیا صورتحال ہوگی۔ تو یہ نواب صاحب سے ہماری گزارش ہے۔ Thank you verymuch kindly

میدم چیئر پرسن۔ ایک سینئر، جب وہاں باہر جو ہے۔ اگردو، تین ممبران۔ آوازیں۔ نواب صاحب۔ نواب شناع اللہ خان زہری (وزیر گھمہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ میدم اسپیکر! یہ چند districts میں۔ نوشکی کی مثال دونگا۔ ہمارے districts میں ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں۔ تین پینٹھ، تین پینٹھ (3 کروڑ 65 لاکھ) کے حوالے سے۔ یہ میرے خیال میں باقاعدہ طور پر انکا ٹینڈر process چلا۔ تین پینٹھ کے حوالے سے نوشکی، چاغی، خارن، واشک یہ تو چار ڈسٹرکٹ ہیں ہی نہیں۔ آیاں ذرا عات سے ہمارے لوگ تعلق نہیں رکھتے ہیں؟۔ آیاں ہمارے لوگوں کو پائپ یا تالاب کی ضرورت نہیں ہے۔ تو یہ میدم اسپیکر! انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پہلے issue copy ہو جاتی ہیں۔ جملی کا پیاس ہمیں مل جاتی ہیں کہ جی سارے districts ہیں۔ one eighty two, one eighty two کے حوالے سے سارے districts کو distribute ہو جاتے ہیں۔ اُسکے بعد چند ایک ڈسٹرکٹ میں منظور نظر ڈسٹرکٹ کہونگا میدم اسپیکر۔ کہ چند ایک districts کو دیا جاتا ہے۔ باقی سارے ignore ہیں۔ میں تو میدم اسپیکر یہی کہونگا کہ اس پر آپکی رو لگ کی ضرورت ہے۔ اس میں جتنے، جو دوستوں نے ساتھیوں نے ہماری بات کی کہ جتنے

districts ہیں یا جتنے جو ہیں forty one ہلقوں کا انہوں نے زکر کیا حاجی محمد خان الہری نے کہ انکو جو پہلے کا سسٹم تھا۔ اُسی طریقے سے دیا جائے۔ جو prosece tander چلا ہے۔ اُسکو مکمل ہونے دیں۔ اگر اس طرح رہیگا۔ میرے خیال میں میڈم اسپیکر ہم اپنے ہلقوں میں بھی جانہیں سکیں گے۔ اور لوگوں کو اپنی شکل بھی نہیں دکھا سکیں گے۔ ٹینڈر ہونے کے باوجود اسکو cancel کیا جاتا ہے۔ اس پر بھرپور ہم احتجاج کا حق رکھتے ہے۔۔۔ مداخلت۔ آوازیں۔۔۔

میڈم چیئرمین۔ OK ٹھیک۔ آخر میں پھر آپ بولیں ڈاکٹر صاحب۔ جی گلمتی صاحب۔

میر حمل گلمتی۔ green balochistan کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ زیادہ کچھ نہیں کہونگا۔ کیونکہ باقی معزز دوست اس پر بات کرچکے ہیں۔ اس حوالے سے بحیثیت اپوزیشن ممبر ہمیں تو letter ہجھی issue ہوئے تھے کہ آپ اس حوالے سے project، اپنی تجاویزات دیں۔ ہم نے تجاویز بھی دیئے۔ اُسکے بعد اب پتہ چل رہا ہے کہ بلوچستان صرف 17 ڈسٹرکٹس تک محدود ہیں۔ تمام فنڈ ان ہی 17 ڈسٹرکٹوں میں جا کر گلتا ہے۔ اپوزیشن کے پیسے بھی روکھے جاتے ہیں۔ وہ پیسے بھی وہاں چلے جاتے ہیں۔ اور جو اسکیمات دی جاتی ہیں۔ بقول trasuary banchese۔ پچھلے ایک اجلاس میں میڈم راحیلہ اور باقی اراکین نے جھطرخ فرمایا کہ ترقی کے دعوے دار ترقی کے دعوے تو کر رہے ہیں۔ ترقی صرف اخبارات تک محدود ہے۔ دوسری ایک انتہائی اہم issue میرا تعلق اُس ڈسٹرکٹ سے ہیں۔ جسکی پوری دنیا میں چرچے ہو رہے ہیں۔ جو پوری دنیا میں اس وقت شرگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اقتصادی رہنماء کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کوئی نہیں سوچ رہا ہے کہ گوادر پورٹ دیا گیا بلوچستان کو۔ اُسکے بدلے کیا دیا گیا۔ گوادر کو کیا دیا گیا؟۔ پورٹ جو معاهدہ ہوا ہے۔ بار بار اس پر میں کہہ رہا ہوں۔ میڈیا کے توسط سے بھی۔ اسمبلی فلور پر بھی۔ ہم کوئی کی بات تو کر رہے ہیں۔ ریکوڈ کی بات تو کر رہے ہیں۔ دوسرے [] projects اُس پر بات کر رہے ہیں۔ گوادر جو ایک ناختم ہونے والا سلسہ ہے۔ اُس پر میں سب کی زبان دیکھ رہا ہوں کہ بند ہے۔ صرف route کی بات ہو رہی ہے۔ route یہاں سے جائے۔ کوئی نہیں سوچ رہا کہ گوادر کی revenue اتنی ہو گی کہ جس سے پورا پاکستان چل پڑیگا۔ اور ہم ترقی کے خلاف نہیں ہے۔ جب ہم بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ترقی کے خلاف ہے۔ ہم نبیدی سہولتوں کی بات کرتے ہیں۔ گوادر کے لوگ اس وقت پانی کی بوندکو ترس رہے ہیں۔ ہر دوسرے سال یا سال، تین سال گوادر کا پانی ختم کیا جاتا ہے۔ پندرہ سال سے گوادر کی development start ہے۔ دس سال سے port complete ہو چکا ہے۔ لیکن پانی کا

ابھی تک وہاں پر کوئی planning نہیں کی جا رہی۔ پچھلے گورنمنٹ نے کچھ اقدامات اٹھائے تھے۔ جو B.D.A desiltation plant وہاں لگا رہی ہیں۔ اُسکو complete کروانے کے لئے اُس کو پائپ لائن connect کیا گیا تاکہ اُس کے through گوادر کو پانی دیا جائیگا۔ لیکن موجودہ حکومت پچھلے ڈھانی سال سے میں دیکھ رہا ہوں کہ اُس پر ابھی تک کوئی اقدامات نہیں ہوئے۔ sun source جس پر 13 کروڑ روپے تقریباً خرچ ہوچکے ہیں۔ پائپ لائن سے بھی connect کر دیا گیا ہے 2013 کو۔ لیکن اُسکے باوجود بھی utilize نہیں ہو رہا ہے۔ اسی طرح وہاں پر بجلی کی بھی صورتحال ہے۔ 18 گھنٹے وہاں daily ہر 10 منٹ بجلی ہے تو 3 گھنٹے نہیں ہے۔ تو میں اس فلور کے توسط سے آپ سے گزارش کرتا ہوں۔ آیاں پوچھا جائے یہ ترقی کس کیلئے۔ یہ ترقی چائینز کیلئے ہے؟۔ کہ جسکو گوادر دیا گیا۔ گوادر کے بدلے 46 بلین کے project لیئے گئے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اُس میں سے بلوچستان کو کیا دیا گیا؟۔ جتنے power houses ہیں وہ دوسرے صوبوں میں لگ رہے ہیں۔ بلوچستان میں بجلی کی حالت تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ آیاں بلوچستان میں wind power نہیں لگ سکتے ہیں؟۔ بلوچستان سے جو بجلی پیدا کیجاتی ہیں۔ وہ بھی دوسرے صوبوں کو دی جا رہی ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔ میں تو port issue M.P.A بایکاٹ کر چکا ہوں۔ میں کسی پورٹ activity میں شامل نہیں ہو رہا۔ اُس دن تک شام نہیں ہو زگا۔ جس دن تک بلوچستان اور گوادر کا share declare کیا جائے۔ مداخلت۔ آوازیں۔ بلوچستان اور گوادر۔ نواب صاحب نو فیصلہ وہ کہہ رہے ہیں کہ share جو agreement ہوئی ہے۔ اُس سے بلوچستان کو ایک روپیہ بھی نہیں ملنے والا۔ جب کہ پورٹ قسم جو کراچی میں ہے۔ اُسوقت (K.P.T) کراچی پورٹ ٹرست وہاں پر بنایا گیا۔ جس سے کراچی کو الگ سے share ہے۔ میں صوبہ سندھ کے علاوہ۔ تو اس میں بلوچستان کا share، گوادر کا شیئر۔ گوادر پورٹ ٹرست بنایا جائے۔ اور جو 9% سُننے میں آیا ہے کہ چائینز 9% جو ہے gross profit میں سے گورنمنٹ آف پاکستان کو دیا گیا۔ اُس میں بلوچستان کا کوئی ذکر نہیں ہے agreement میں۔ ہم نے تو agreement نہیں دیکھا ہے۔ لیکن جنہوں نے بنایا ہے۔ اُس لوگوں سے سُننے ہوئے آرہے ہیں کہ اس طرح agreement کا 9% ہے۔ Federal government کو ملیں گے۔ اُس میں تو بلوچستان کا تو ذکر ہی نہیں ہے کہ بلوچستان کو کیا دیا جائیگا۔ تو میں، دوسرا کے پانی کا issue فوری طور پر حل کیا جائے۔ اربوں روپے اس ملک میں خرچ ہو رہے ہیں۔ صوبے میں بھی بیالیس ارب روپے development fund ہیں۔ لیکن گوادر جس پر ہم

بولنے رہتے ہیں راہداری فلاں پروجیکٹ۔ لیکن اُسکے پانی کا مسئلہ حل نہیں کیا جاتا۔ اور گوادر کو اس سے share دیا جائے۔ ہو سکتا ہے گوادر کے لوگوں کو نہ لیجا یا جائے کہ وہ روڈوں پر نکلے اور development کے خلاف ہو جائے۔ شکریہ۔

میدم چیئرپرسن۔ گوادر اور پانی۔ کچھ Agreement اگر federal government نے اگر بلوچستان سے کیتے ہیں۔ تو یہاں پر میں یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ 65 معزز ممبران کی اسمبلی لے۔ کم از کم اسمبلی ممبران کے ساتھ وہ shair جو ہے وہ agreement کیا جائے۔ یہاں پر میں کہنا چاہوں گی کہ۔۔۔ مداخلت۔۔۔ اب میں رونگ دے رہی ہوں کہ یہ Agreement بلوچستان اسمبلی کے ساتھ share کیا جائے۔ نہیں جو بھی ہو چکی ہے آپکی گفتگو۔ تو یہ معزز ممبران، 65 کے ارکان یہاں پر ہیں۔ کم از کم گوادر پورٹ اور جنکل ساتھ معاملہ ہوا ہے۔ اُسکو ان معزز ممبران سے اس document کو share کیا جائے۔

میر رحمت علی صارخ بلوج (وزیر حکومت)۔ مسٹر شریف فرمائیں ایوان میں۔ لیکن میں یہ یقین دھانی کراؤں کہ موصوف نے اپنی باتیں کیں۔ یہاں جتنے عوامی نمائندے بیٹھے ہیں۔ وہ اتنے نادان نہیں ہیں یا بلوچستان سے لاتعلق نہیں ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہو گی۔ اور قائد ایوان نے کئی دفعہ اپنے ہر فرم کے statement میں یہ کہا ہے کہ صوبے کے ایک ایک پھر کی حفاظت کیجا گی۔ میری توقع اور امید یہی ہے کہ پوری اسمبلی اس بات پر متفق ہے۔ رہی بات گوادر کے پانی کی۔ موجودہ گورنمنٹ نے دوسالوں میں جتنے بنیادی اقدامات اٹھائے ہیں۔ جتنے ڈیزیڈیئے ہیں۔ کبھی بھی اس طرح کے میگا پروجیکٹ اتنے بڑے ایکیم نہیں آئے ہیں۔ یہ بھی خاصی توجہ دے رہی ہے گوادر کو۔ اور گوادر میں جتنی prime revenue generate کی وجہ ہے جو کہ federal government کے متوجہ ہونے کی وجہ ہے جو کہ گوادر کو corridor ہو گی۔ گوادر کو

minister declare کر دیا city کے۔ دنیا کے اُن جدید شہروں کے طرز پر بننے گا۔ جہاں جدید سہولیات میسر ہیں۔ تو مجھے پتہ نہیں ہمارے honorable member کو یہ بات یقین نہیں ہے۔ لیکن یہ یقین دھانی ہے کہ اس فلور پر میں اُسکو کہو کہ گوادر پورٹ corridor جہاں بن رہا ہے۔ یہاں بلوچستان کا share، گوادر کا share۔ یہاں پر نوجوانوں کا۔ تمام مکتبہ فکر لوگوں کا share ضرور ہو گا۔ اور بننے کا اور ترقی ہو گا اسی صوبے کیلئے۔ اور ہم لوگ اتنے خاموش نہیں ہیں۔ یہاں بیگانے نہیں ہے کہ ہم اس صوبے کو مفت میں کسی کو دیدیں۔ اس صوبے کا حق بتتا ہے۔ یہاں کے عوام کا right بتتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں

کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ جو وفاقی حکومت توجہ دے رہی ہے بلوچستان پر۔ بلوچستان کے آمن و امان پر۔ بلوچستان کے معیشت پر۔ بلوچستان کی ترقی پر۔ وہ بھی بھی اس طرح کا کوئی توجہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن بہت سے ایسی باتیں ہیں کہ دو سال پہلے جب گوارمیں پانی کی قلت تھی۔ تو وہاں منزل بوقت پانی کا اسوقت موصوف صاحب خود منستر تھے۔ provincial cabinet میں تھے۔ تو سوال اُس سے میں کرتا ہوں کہ آپ نے کیا بنیادی اقدامات اٹھائے۔ جب ایک منزل بوقت پانی 5 سوروپے کا بک رہا تھا۔ تو آج اللہ کا شکر ہے جو ڈیز کے نام ڈاکٹر عامر صاحب خود بتائیں گے اس فلور پر۔ جو ڈیم منظور ہوئے ہیں۔ انکو باقاعدہ releases ملے ہے۔ فنڈنگ ہوئی ہے۔ اسکی کوئی مثال نہیں ملتی ہے تاریخ میں۔ ڈیک بجائے گئے۔

محترمہ چیری مین صاحب۔ Thank you۔ مداخلت۔ آوازیں۔ ایک سینئر ذرا پچھلا۔ آپ ڈاکٹر صاحب please۔ ڈاکٹر صاحب آپ بولیے please۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ بڑی مہربانی میڈم اسپیکر! محترم اہلی صاحب نے جو بات کی۔ اُس سے مختلف باتیں نکلی اور لوگ چاند تارے پر امید رکھے بیٹھے ہیں۔ میڈم اسپیکر! اس صوبے کی تاریخ میں جب سے یہ صوبہ بنایا ہے اپوزیشن کو فنڈنگ نہیں ملے ہیں اور یہ جو حضرات بیٹھے ہیں یہ دو، دو، تین تین tenor میں پروانشل گورنمنٹ میں رہے ہیں اور انہوں نے اپوزیشن کو ایک پانی بھی نہیں دی ہے اور نہ صرف یہ ہے کہ اپوزیشن کو نہیں دی ہیں بلکہ ان کے ساتھ صوبائی گورنمنٹ میں تھے منستر کے فنڈز claim کرتے وقت منستر کے فنڈز پر ان سے لئے اور اُس کو منستر شپ سے بھی نکالا۔ اپنے حلقوں کے اپنے پارٹی کے چار یا پانچ بندے میں بتاسکتا ہوں نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے فلور پر نام لئے ہیں، حکومت میں ہوتے ہوئے ان کو فنڈ زنہیں ملے ہیں اس اسمبلی کے ہستری میں مسلم لیگ نون، نیشنل پارٹی اور پیشتو نخواہ ملی عوامی کی کویشن گورنمنٹ نے ان کو آدمی فنڈ زدیے جو آج تک نہیں ہوا تھا۔ لیکن یہ جمہوریت کی خوبصورتی ہے کہ اور بھی improve ہو۔ یہ اچھی بات ہے کہ یہ لوگ ہمیں گوش گزار کرتے رہے ہیں ہم بھی ان تقاضوں کو پورا کریں گے۔ ہم اس کے بڑے مشکل ہیں کہ یہ اپنے خواہشات، کیونکہ حکومت میں برداشت ہوئی چاہیے، حکومت کو ہر بات سنی چاہیے تو ان کے مشکل ہیں کہ یہ لوگ point out کرتے رہتے ہیں۔ رہ گیا معاہدہ مری۔ معاہدہ مری ایک حقیقت ہے ہمارے چیف منستر صاحب نے بھی کہا ہے، میرے خیال میں مسلم لیگ نون، نیشنل پارٹی اور پیشتو نخواہ ملی عوامی پارٹی۔ یہ پیشون بلوچ صوبے میں پیشون بلوچ کا معاہدہ ہے۔ تین پارٹیوں کے راستے سے۔ اس میں کوئی قباحت ہی نہیں ہے۔ نہ کسی نے اس کے متعلق کچھ کہا ہے۔ ان کا شاید یہ امید ہے کہ ہمیں بھی اس

میں حوصلہ جائے اگر واقعی گنجائش ہوئی۔ بھائی ہم نے ایک معاهدہ کیا کہ فلاں چیف منٹر ہو گا۔ وہ ہورہا ہے ڈھائی سال پورے نہیں ہیں چند ماہ باقی ہونگے۔ اُسی طرح اُسی کو بھی عملی کریں گے۔ اور اگر ہم لوگوں نے کویش پارٹنرنے یہ بات فیصلہ کیا کہ اس کو بھی کچھ وہ کر دینگے تو ہمیں بہت بڑی ہوگی۔ بلکہ ان کا نیشنل گورنمنٹ تھا، نیشنل گورنمنٹ نے انہوں نے یعنی ایک بھی حزب اختلاف میں نہیں تھا۔ mind with due apologize .

نہ کریں الفاظ کچھ وہ ہیں۔ یہ انہوں نے history بنائی ہے، دنیا کے history میں کوڑ نے کرپشن اور فلاں فلانے پر گورنمنٹ کو نہیں چلتا بنا کیا، ان کی گورنمنٹ کا کر دیا ہے۔ ہم ڈر رہے ہیں ہم ان سے عبرت لینے یہ ہمارے لئے عبرت کا نشان ہے۔ کہ ہم پھر اس قسم کے حرکتیں نہ کریں ورنہ ہمارے ساتھ بھی وہی ہو گا۔ ہمیں احساس ہے میڈم اسپیکر! میں ان کو assure کرتا ہوں۔ کہ کوئی ایسی غیر جمہوری بات ہم قطعاً نہیں کریں گے، حرکت نہیں کریں گے جو پچھلے اسمبلی کے تقریباً 45 سال میں نہیں ہوئے ہیں۔ ہم یہ assure کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری بات گوادر کی ہو رہی ہے۔ وہ desiltation plant میرے خیال میں 1984 سے تھا یا 1986 سے چل رہا تھا۔ ان کی گورنمنٹ آئی، جمعیت علماء اسلام ہر گورنمنٹ کا حصہ تھا۔ ہم گورنمنٹ وہ coalition desiltation plant تیار کمل اور functional کر کے دینگے اور چیف منٹر اس دن میں میٹنگ ہوئی اس پربات ہوئی کم از کم 30 میلین گیلن پانی روزانہ گوادر کو ہم provide کر سکتے ہیں تاکہ ہمارے پاس resources ہو چلانے کا۔ اُس کی بندوبست ہم کر بیٹھے ہیں، شادی گورڈیم بن رہا ہے، مخول ڈیم بن رہا ہے۔ سورڈیم بن رہے ہیں یہ فیڈرل پروجیکٹ ہے پچھلے بجٹ میں اس صوبائی حکومت نے شادی کورڈیم میں ہم نے پانچ سو میلین رکھے گئے تھے تاکہ یہ جلدی بن جائے میرے خیال میں honorable member کو پتا ہو گا یہ بھی ہمارے ساتھ میٹنگ میں بیٹھے تھے جب یہ چیز discuss ہوا تھا، ہم گوادر میں میٹنگ کر رہے تھے بڑے مشکور ہیں انہوں نے ہمیں پھر یاد دلا یا، تو میں خود گیا تھا، وزیر اعلیٰ بھی گئے تھے اور گورنر صاحب کو بھی بریفنگ دی تھی پلانٹ کی، تو اور بھی یہ ہمیں بتائیں گے یاد دلائیں گے اور بھی ہم کوشش کریں گے۔ ہم میڈم اسپیکر! ہم گئے تھے چاٹنا، چاٹنا گئے تھے، کرامے ایک سٹی ہے چاٹنا میں تو کرامے اور گوادر کو ہم نے sister city declare کرنا تھا۔ تو وہاں پر پاک چین کے friendship کے مشاہد حسین سید یہ ہمارے پی ایئڈ ڈی کے مرکزی منٹر ہیں وہ آئے تھے اور FWO والے آئے تھے، ہمارے صوبے سے گوادر کا ڈی جی تھا، گوادر پورٹ کا ڈی جی تھا۔ سب آئے تھے اس میں ایک پونکٹ پر وہ، مشاہد حسین سید نے آخری دن میں ہم نے منورنگ کی تھی اُس میں کوئی شک نہیں ہے۔ چیف منٹر پالیسی سیل نے جو کتاب پچھل کالا تھا اُس میں آل پارٹیز

کانفرنس جو مئی میں پرائم منیر کے صدارت میں ہوا تھا اور پرائم منیر نے بشوول آل پارٹیوں نے
کی تھی کہ commitment کی تھی کہ priority westren corridor پر بننے گا۔ اس پر مشاہد سید نے
دوڑک الفاظ میں یہ کہا ہے چائیز کو یہ ہماری priorities ہے پورے ملک کی سیاسی پارٹیوں کی اور اس کو بھی
اسی لئے مسلک کیا چائیز گورنمنٹ سے ہم نے request کی تھی کہ ہماری مدد کی جائے کہ جب تک
افغانستان میں امن نہیں ہو گا پاکستان میں امن قائم کرنا مشکل ہے۔ تو ہم نے کہا کہ اگر امریکہ اور چین نے
دویں افغانستان کے سلیمانی میں اور اس میں non-interference guarantee کی یہ امن ہو جائیگا
اور یہ ہمارے تمام خواب شرمندہ تعبیر ہونگے۔ وہ اس لئے جب china westren corridor پر
آئیگی ان کو ہم نے بتایا بھی اور انکو ہم نے اعتماد میں بھی لیا۔ تو پاکستان اور چین کو کم از کم پانچ exact point
دیگا سنٹرل ایشیان ملکوں کو through Afghanistan ایک بادی کے راستے ایک چین کے راستے ایک
وانہ کے راستے ایک طور ختم کے راستے یہ سنٹرل ایشیان کو ہم دینگے اور پھر قرقیان کے راستے ایران کو ہم China
بڑے باعتماد ہے لیکن اس کے باوجود پھر بھی ہم تمام سیاسی پارٹیوں کو اس پر کوشش کرنی ہو گی اس پر احتجاج کرنا
ہو گا ابھی سینٹ اور سنٹرل ایشیان کے ایک کمیٹی نی ہے اس میں بھی اس بات کا ذکر خیر ہوا تھا۔ اور یہ تو انہوں نے
اعلان کر دیا کہ سوراب سے لیکر قلات اور قلات سے لیکر کوئی اور چین یہ سڑک انہوں نے اس پر کام شروع ہو گا اور
2016ء کے دسمبر تک یہ complete ہو گا۔ اور یہی روٹ پھر کوئی سے قلعہ سیف اللہ، ثوب، ڈیرہ اسماعیل
خان جائیگا تو یہ وہ چیزیں ہیں جہاں تک ہمارے شہر کا تعلق ہے۔ جب ریکورڈ ک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ بھیج
دیا انہوں نے ہمارے لئے چھوڑا ہے، گواہ پر کچھ کرتے ہیں، ریکورڈ ک ان سے میراث میں ملا ہے اور سینڈک
بھی میراث میں ملا ہے۔ اور یہ گواہ بھی اس وقت شروع تھا، ہم اگے جا رہے ہیں اس پر improvement
کر رہے ہیں ہم بڑے مشکور ہیں ان کے کوہ جو انہوں نے ہمارے لئے چھوڑیں خود نہیں کر سکے۔ ہم یہ احساس
کریں کہ جلدی کرو اس کو مکمل کرو ہم آپ کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے سینٹرل منیر صاحب بیٹھے ہیں، چیف
منیر کے behalf پر تینوں پارٹیوں کے، کہ ہم اس صوبے کے ہر ایک پیسے کو ہر ایک پھر کو ہم دفاع کریں گے کسی
کو لے جانے نہیں دینگے۔ یہ کوئی اور بات ہے مسلم لیگ کے گورنمنٹ جب سے بننی تھی یا جمیعت علماء اسلام کی تھی
جو کچھ بھی سینٹرل بھٹوار رہا تھا ان کو کوئی اعتراض ہی نہیں تھا، یہ ایک جمہوری قوتیں ہیں جن کے قربانی کے نتیجے میں
یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے۔ یہ تو سب مضبوط مرکز کے حامی تھے۔ amendment 18 ہوا تو آہستہ آہستہ

ہم اس پر چل رہے ہیں۔ جہاں تک ہمارے پی ایس ڈی پی کا تعلق ہے کل میرے پاس آئے تھے۔ میں نے ان کو assure کیا۔ ایس سی ایس نہیں تھے، میں چاہنا میں تھا جس وقت کہتا ہے کہ release ہوئے ہیں۔ میں نے جب معلومات کی ہم تین پارٹیوں کی مشترک حکومت کے criteria میں چار یا پانچ پانچ ممبروں کی ملی ہے اور پوری ہوئی ہے۔ ان کے کہنے پر ہوئی ہیں۔ ہم نے یہ بات ابھی انہوں نے اسمبلی میں اس کا ذکر کیا پچھلے پی ایس ڈی پی میں پچھلے بجٹ میں 15 سو بلین رکھے گئے تھے، پورے اس کو میں گے ان میں سے ساڑھے سات سو لینے پچھلے سال ریلیز ہوئے۔ ٹھنڈر بھی ہوئے ہیں۔ کام بھی کسی کا شروع ہوا۔ criteria بتے بتے تک دیر ہو گئی پیسے utilize نہیں کر سکتے تھے۔ surrender کئے۔ یہ surrender پیسے۔

جناب میڈم چیئرمیٹر پرسن صاحب۔ سردار صاحب۔ دو منٹ بولنے دیں۔ please پانچ منٹ تشریف رکھے۔ ان کو بولنے دیں۔ جی جی

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، جی ڈی اے، بی ڈی اے، کیوڈی اے، بی ہی ڈی اے۔ جناب اسپیکر ! تو میں یہ عرض کرو، کہ یہ 15 سو بلین میں سے یہ جو ہم نے surrender کئے تھے یہ پی اینڈ ڈی کو ملنی چاہیے تھے وہ ہمیں نہیں ملے۔ وہ پی اینڈ ڈی کو نہیں ملے۔ ہمیں ساڑھے سات سو لینے انہوں نے دینے تھے۔ کو رکیٹی بھی تھی ہم نے بڑی کوشش کی۔ تو بجٹ میں جب reflect ہوا۔ وہ ہمیں ساڑھے چار سو لینے بجائے اس کی ساڑھے پندرہ سو ملتے۔ پھر ہم نے جا کے ایگری لکچر منستر کے ساتھ چیف منستر سے request کی کہ بھائی یہ اسمبلی کا approved شدہ amount ہے کیونٹ کا مظہور شدہ ہے اس کو اس طرح چار سو لینے پر لا سکتے ہیں تو چیف منستر صاحب نے کہا کہ سری move کر دیں یہ میں آپ کو کدھری سے کوشش کر کے دے دوں گا۔ تو پھر اُس کو ظاہر ہے جو فارمولہ بننے گا اُس کے مطابق ہم تقسیم کریں گے۔ ہم نے اس کو اس طرح نہیں تقسیم کیا کہ فلاں ڈویشن فلاں ڈویشن اگر یہ بات ان کی صحیح بھی ہے I don't know میں نے ان کو کہا کہ ACS کو آنے دو۔ میں آپ کی تسلی کر ادؤں گا ورنہ CM سے بات کریں گے وہ کریں گے۔ تو یہ ہم نے اپنے پارٹیوں کے چار

چار، پانچ پانچ بندوں کو دیئے ہیں۔ Thank you very much.

میڈم چیئرمیٹر پرسن۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب thank you very much۔ یہاں میں یہ کہنا چاہو گی۔ جی جی میکس میں نمائارہی ہوں۔

انجینئر زمرک خان اچھزئی۔ میڈم اسپیکر! آپ کو میں نے پہلے کہا تھا یہ جو ہے ہمارے تحریک الٹواء میں دن سے چل رہا ہے time point of order سب سے آخر میں ہوتا ہے۔

میڈم چینر پرسن - ٹھیک - ایک second میں یہ
انجینئر زمرک خان اچکنی - میڈم صاحب آپ دیکھ لیں۔

میڈم چیئرپرنس۔ میں اس کو ختم کرو۔ ایک second please مجھے۔ میں اس کو ختم کر رہی ہوں۔
یہاں یہ کہنا چاہوئگی ۔۔۔

میر محمد عاصم کر دیگلو۔ کسی نے اجازت دی ہے کہ یہ پیسے سترہ ڈسٹرک پر distribute ہے سارے ڈسٹرکٹ میں distribute ہو۔

میڈم جپر پس۔ گلیو صاحب تشریف رکھیں ذرا سینئر منستر تشریف رکھتے ہیں یہاں پر۔ پی اینڈ ڈی منستر صاحب یہ گزارش یہ کروں گی کہ چونکہ یہ تمام ممبران کے 17 اضلاع یہ پیسے بقول یہاں کا غذات انکے پاس ہیں ہوئے ہیں؟ 17 حصے میں ہوئے ہیں تمام پارلیمانی، مجھے سننے دیں please-please مجھے سننے ایک منٹ۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ میں a as and D سینئر منسٹر صاحب ممبر بھی ہیں میں لحاظ احدا ہواؤں سے میں نے بات کی کہ CM آئے گا یہ جتنے بھی پیسے واپس ہمیں نہیں ملے ہیں وہ مل جائیں گے تمام ممبروں کا حق بنتا ہے۔

میڈم جپر پرسن۔ ممبران کے تسلی کے ایک اور کمیٹی تیار ہے سینئر منسٹر تشریف رکھتے ہیں kindly اسکو core کمیٹی میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ discuss کریں۔ جی۔ شور۔ core committee کی زمہ داری بنتی ہے یہ حقیقت کی بات ہے۔ گلیو صاحب آپ تشریف رکھے please۔

الرَّحِيمُ مَيْدَمْ أَسْكِيرْ! جَسْ طَرَحْ هَمَارَ دَوْسَتْ كَهْدَرْ ہے ہیں یہ list میرے پاس پڑا ہوا ہے اس میں میرے خیال سب سے بڑی پارٹی ہماری ہے اُس کو 3 آدمیوں کو دیا گیا ہے اُس میں اور 7 کروڑ something کچھ ہمیں دیا گیا ہے 36 کروڑ coalition کو دیا گیا ہے۔ partners

اچھیزہ زمرک خان اچکزئی۔ ہم کہیں گے نواب صاحب کے کس کس کو ملا ہے۔

نواب شناء اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کئی و معدنی ترقی)۔ یہاں ہے نواب آیاز، سردار رضا بڑھیج، منظور کاٹھ صاحب، آغا لیاقت صاحب، مصطفیٰ ترین صاحب، حامد آچھزئی صاحب، عبدالجید اچھزئی صاحب، عبید اللہ بابت صاحب، رحیم زیارت وال صاحب، سرفراز بگٹی، میں شناء اللہ زہری، اسلم بروخو صاحب،

خالد لانگو، حاجی اسلام، صاحب بوتانی، ڈاکٹر عبدالمالک، فتح بلیدی صاحب تو یہ ڈاکٹر صاحب نے انہی مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ پسیے ہم نے بھیجے ہیں وہاں پر وہاں سے جو ہم نے کہا کہ سب کو دیں گے ایسا ہے ڈاکٹر صاحب سنیں گے آپ زرا۔

میڈم چیرپرسن۔ سین۔ please

نواب شناع اللہ خان زہری (وزیر ملکہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ تو وہاں سے میرے

خیال چیف سیکریٹری صاحب کی طرف سے کوئی جو ہم نے core committee میں جیسے گیلا جان نے کہا کہ جو core committee میں فیصلے ہوتے ہیں، شور۔۔۔ نہیں بالکل نہیں ہوتے اُن پر عمل بالکل میں عرض کر رہا ہوا آپ کو اُن پر کوئی عمل نہیں ہوتا ہے میں اس ہاؤس کے حوالے سے اپنے تمام دوستوں کے زریعہ کہنا چاہتا ہو چونکہ یہ ہمارے سارے دوست core committee میں نہیں ہوتے ہیں اور ہم اُنکی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں تو انکو بھی چاہیے کہ میری بات کو cabinet support کریں اور cabinet جو وہ سب سے بالاطر ادارہ ہے پھر اُسکے اوپر ہم نے core committee میں بنائی ہے اُس کے نیچے اور cabinet کے جو فیصلے ہوتے ہیں اور اُسکے core committee کے جو فیصلے ہوتے ہیں اُن پر implementation ہونا چاہیے یہ نہیں ہے کہ cabinet ایک فیصلہ کریں کوئی Bureaucrat دوسرا فیصلہ کریں اس طرح نہیں ہوتا ہے اس طرح ہونا بھی نہیں چاہیے اور میں تمام اپنے دوستوں ساتھیوں کے اس پر متفق ہوں اور ڈاکٹر صاحب سے ہم بات کریں گے میں چاہتا ہوں اس کو چھوڑ دے آپ اور all first of ladies میں یہ کہوں گا کہ سب کو ملنا چاہیے جو opposition کے ہمارے دوست ہے اُنکو بھی ملنا چاہیے کوئی 3 کروڑ روپے بڑی بات نہیں ہے اور دوسرے ہمارے جتنے ادھر treasury benches کے دوست ہیں اُنکا بھی حق ہے اُنکو بھی یہ ہے۔۔۔

میڈم چیرپرسن۔ خواتین reserve seat کا بھی۔

نواب شناع اللہ خان زہری (وزیر ملکہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ ڈاکٹر صاحب جیسے

آپ نے کہا کہ انہیں بھی یہ جو ہے green Balochistan کے حوالے سے ملنا چاہیے اور جہاں جو ہمارے ladies یا شہروں سے تعلق رکھتی ہیں اگر وہ کبھی کچھ دینا چاہتے ہیں تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہی ہے ہم نے اُنکو منتخب کیا ہے تو میں سمجھتا ہو کہ اگر 6,7,8 کروڑ روپے اگر ladies کی ہمارے ladies کوں گئے اُن کی طرف چلے گئے تو کوئی اس میں قباحت نہیں ہے اُس میں کوئی قباعت نہیں ہو گی تو ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے تفصیل ابادت کی ہے اُس میں شاید وہ bureaucracy کا ہی کوئی اس میں چکر ہے ایسا ہے ڈاکٹر صاحب

پچھے؟ اس طرح ہے؟

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ اسمبلی سے ہوا ہے پچھلے اسمبلی میں اس دفعہ اس اسمبلی میں پھر سب کو یہ proof کیا جائے لیکن راتوں رات PSDP میں reflect ہوئے وہ 450 میلن بجائے اس کے کہ 1500 میلن۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیر گلخانہ صنعت و حرفت کانفرنسی و معدنی ترقی)۔ تو ڈاکٹر صاحب کا کہنا کا مطلب یہ ہے میڈم اسپیکر کہ ہم نے کہا تھا کہ سب کو دیں لیکن اُس پر cut مارا گیا اُن پر cut مار کے کم پیسے ہمیں دئے گئے P and D کو پھر ہم نے کہا کہ جو ہمارے کو لیشن پارٹنر ہیں مخلوط حکومت کی اُن پر ہم نے تقسیم کیا کسی کو تین دیئے کسی کو چار دیئے بلکہ آپ لوگ بھی ہمارے partner ہیں لیکن اس میں آپ لوگوں کا کوئی share نہیں ہے۔ شور۔۔۔ جی ہاں دو دو سال کے۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ شور۔۔۔ تو یہ بڑا sensitive issue ہے تو میں سمجھتا ہو کہ میڈم اسپیکر! اس پر آپ کو ruling دینی چاہیے ہم اُس سے بات کرنے نے اور میں اس ہاؤس کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں اگر ہمارے دوسرے دوستوں کو نہیں دیا گیا تو میں یہ کہنا چاہتا ہو اس ہاؤس کے حوالے سے کم سے کم میں یہ پیسے نہیں لوٹا گیا میں یہ نا انصافی نہیں ہونے دوں گا اور میں ڈاکٹر صاحب سے بھی اس مسئلہ پر۔۔۔ شور۔۔۔ دئیں گے لیلا جان مجھے بولنے دیں۔۔۔ زمرک بھائی میں بول کے ختم کرو پھر آپ کر لیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت ہم ہیں حکومت ہم چلاتے ہیں حکومت یہ ہاؤس بناتی ہے اور باقی جو ہے bureaucrats جو ہے وہ ہمارے sub ordinates ہیں ہمارے sub ordinates ہوتے ہیں اور جو حکومت فیصلے کرتی ہے میں سمجھتا کہ اُس کو جو بھی bureaucrats ہیں یا جو بھی انکو مانتا ہو گا اور جب خصوصاً جب cabinet میں فیصلے ہوتے ہیں اُس cabinet کے فیصلے کو کسی کو رد کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوئی چاہیے کوئی cabinet کے فیصلوں کو رد کریں تو جو ہمارے cabinet کے فیصلے ہوئی ہیں یا core committee میں فیصلے ہوئے ہیں میں اپنے تمام دوستوں کو یقین دلاتا ہو کہ اُس پر انشاء اللہ ہم اُس پر implement کرنے نے اور واقعی یہ جو زیادتی ہوئی ہے ناجائز ہوا ہے سب لوگ اپنے حقوقوں سے جیت کے آئے ہیں سب نے ووٹ لیا ہے سب سارے جس طریقے سے ووٹ لیکر آئے ہیں جس طرح سے ایکشن لڑ کے آئیں ہیں تو جس طرح میں سمجھتا ہو کہ جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں سب میرے لئے ہمارے لئے محترم ہیں جتنا حق اس پر میرا بنتا ہے اتنا ہی حق ان سب کا بنتا ہے اور سب کو اس پر عمل کرنا چاہیے تو میں یہ سمجھتا ہو کہ اس پر آپ kindly اپنی ruling دے دیں انکو روکوایں فی الحال ڈاکٹر صاحب سے بات کر کے میں اور

ڈاکٹر صاحب بات کر کے پھر کر لیں گے اس کو۔

میڈم چیئرمین۔ ڈاکٹر حامد صاحب ایک سینڈ۔۔۔

نواب شاء اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ انہیں الفاظ کے ساتھ میں شکریہ آپ کا ادا کرتا ہو پھر اگر کوئی سوال ہو تو میں اُس کا جواب دے دوں گا۔

میڈم چیئرمین۔۔۔ جی

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ اپنا ruling دینے سے پہلے۔۔۔ شور

میر محمد عاصم کرد گیلو۔ آپ ruling دیں

میڈم چیئرمین۔ میں دیتی ہو انکو سن کے میں ruling دیتی ہو سُن لوزرا۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ ruling دینے سے پہلے میں آپ سے request کروں گا کہ ہم جب cabinet کی بات کرتے ہیں اسمبلی کی بات کرتے ہیں یہ 1500 ملین اسمبلی اور cabinet سے پاس ہو کے آئے تھے اُس کے بعد، نواب صاحب آپ کی توجہ چاہیے، نواب صاحب آپ کی توجہ چاہیے،۔۔۔ تو یہ 1500 ملین Green Balochistan Block allocation approval یہ اسمبلی نے اس کو دی تھی cabinet نے اس کو دی تھی یہ فیصلہ یہ واکہ آدھے اس سال دیکھنے آدھے 16-2015 میں دیکھنے آدھے اس کو دی تھی یہ تو اُسی کی following criteria کرنی ہو گی کہ جو ہو گی کہ بناتھا اور جتنے ممبران کو دئے تھے 15-2014 میں اُسی کو 16-2015 میں بھی follow کیا جائے وہی cabinet اور اسمبلی کے فیصلے کو۔

میڈم چیئرمین۔ چلے بڑی لمبی debate ہو چکی ہے باہر حال as a chair میں یہ کہنا چاہو گی کہ اخلاقی طور پر یہ green belt 65 ممبران کا حصہ بنتا ہے جس طرح سینئر منستر نے کہا میر احت میں نہیں لوں گا تو میں یہ ruling دوں گی اس chair سے کہ 65 ممبران میں یہ تمام پیسے جو ہیں یہ برابر equal تقسیم کیا جائے تاکہ آئندہ اس قسم کی بات جیت ناجائے شکریہ۔۔۔ شور۔۔۔ جو ہوئے ہیں انکو release رُوک دیئے جائے اور یہ منصانہ طریقے سے 65 ارکان ممبران پر بشمول reserve seat، minority کو برآ بردا جائے۔۔۔ (مدخلت۔۔۔ شور)

آن سید لیاقت علی۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔

میڈم چیئرمین۔ آن لیاقت صاحب

آغازید لیاقت علی۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے یا اگر ہے تو cabinet کا ہے چیف منٹر کا ہے یا اگر ہے تو وہ ادھر cabinet میں بیٹھے ہوئے منٹروں کا ہے۔ میڈم چیئر پر سن۔ آپ ruling میں please دے چکی۔ آپ بات کریں زمرک خان آپ بولیں آغالیات please۔ زمرک بھائی آپ بولیں please۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی۔ ہاں میرا حصہ لیاقت آغا کو دے دیں۔ شور۔ میں PSDP کے حوالے سے زرا انکو tight کرتا ہو۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ آپ ruling دے دیں کہ جو 16-2015 میں جو فیصلہ ہم نے کیا تھا اُس کو follow کیا جائے۔ لیکن اس 16-2015 میں جو فیصلہ ہوا تھا اُس میں جو ممبران باقی رہ گئے ہیں انکو بھی برابر کا حصہ دیا جائے۔ نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ وہی اُس میں آجائیں گے سب adjust ہو جائیں گے میڈم چیئر پر سن۔ ٹھیک۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ 16-2015 کا جو ہے اُسی کو ہی follow کیا جائے تو اُس میں پھر ہمارے سب کے ہو جائیں گے 16-2014، 2015-2016۔ میڈم چیئر پر سن۔ 16-2014، 2015-2016؛ میں منصفانہ طریقے سے تمام ممبران پر برابر تقسیم کئے جائیں۔

محترمہ ثمینہ خان۔ آغا صاحب میڈم اسپیکر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اگر ruling دے تو انکو follow کیا جانا چائے۔ (مداخلت۔ شور)۔

میڈم چیئر پر سن۔ میں اس وقت as a Chair ruling kindly ہے آپ تشریف رکھیں۔ زمرک صاحب آپ بولیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی۔ میں نے دو منٹ time مانگے ہیں کوئی time ہی نہیں دے رہا ہے جناب اسپیکر صاحبہ! ہمارے منٹ صاحب نے PSDP کے حوالے سے بات کی میں نواب صاحب کے knowledge میں پورے ہاؤں کے knowledge میں یہ لانا چاہتا ہو کہ پچھلے گورنمنٹ کا حوالے دیتے

ہوئے وہ ہر دفعہ یہی ہوتا ہے ہمارے پاس میں صرف کہتا ہو کہ ان کی گورنمنٹ کتنی دفعہ ہی 1991 میں کس کی گورنمنٹ تھی؟ 1994 میں کس کی گورنمنٹ تھی؟ 1997 میں کس کی گورنمنٹ تھی؟ 2002 میں کون بیٹھے ہوئے تھی اس صوبے میں کیا کیا انہوں نے؟ میں وہ حوالہ نہیں دونگا اتنا کہونگا کہ ہمارے opposition کے ساتھ جو انہوں نے واعده کیا تھا نواب شاء اللہ صاحب آپ دیکھ لیں اس دفعہ آپ لوگوں نے کہا تھا 1350 کروڑ روپے ہم آپ کو دینیں گے اس کا ہمیں پتہ نہیں کہ دینیں گے کہ نہیں دینیں گے نامیں کوئی بروزہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو میں گے، میرے solar energy کے 5 کروڑ کے ابھی scheme میں نے اپنے ہاتھ سے دیئے منصرا صاحب بیٹھے ہوئے ہے ہمارے MNA صاحب آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پچھلے سال انہوں نے میرا حصہ لے کر گیا ہے ابھی اُس MNA سے تو پوچھو کہ تمara کونا حصہ ہے اس PSDP میں MNA کا کوئی حصہ ہے اپنیکر صاحب؟ ہمارے file کو علیحدہ رکھ دیا جاتا ہے opposition کے ساتھ یہ رو یہ ہوتا ہے اور یہ کوئی خیرات نہیں ہے جو ہمیں دے دیتے ہیں اور جو خیرات ملتی ہے وہ بھی نہیں دیتے اور پھر ادھر بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں کہ ہم اتنے انصاف والے ہیں پوچھ لیں اگر انہوں نے نہیں رکھا تو میں اس اسمبلی سے آج استغفار دیتا ہو، MNA گیا ہے پچھلے سال میرا حصہ لے گیا ہے زمرک خان ایک opposition میں ممبر ہوتے ہوئے ان لوگوں سے میں فندے لے جاتا ہو؟ افسوس کی بات ہے اور میرے agriculture sector میں دوسرے میں دیتے ہیں وہ بھی روکے ہوئے ہیں آپ کو اگر یاد ہونا واب صاحب پچھلی دفعہ جو گورنمنٹ سے پہلے میں نے کہا میرے roads کے گئے ہیں تو زیارت وال صاحب نے کہا میں کرواتا ہو پرسوں بھی میں نے زیارت وال صاحب کو کہا میں نے کہا کہ آپ نے کیا؟ وہ میرے road ابھی تک چھلے گئے، PDWD میں approved ہیں یا آپ نواب صاحب آپ آتے ہیں آپ گورنمنٹ بنائیں گے انشاء اللہ ہمیں یہ امید ہے کہ آپ اس طرح گورنمنٹ بنائے کہ ہمیں ملتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں ملتا ہے تو کم از کم ہمیں کہہ دیں کہ آپ کو نہیں ملیں گے کم از کم آپ دیتے ہیں اُس کی guarantee تو دے دو، تو lapse ہو گئے ہیں آپ خرچ ہی نہیں کر سکتے 15 ارب تو انہوں نے اپنے خود زبان سے کہا ہے کہ مجھ سے ہو آپ کیا دعوے کرتے ہو آپ سے 42 ارب گئے ہوئے ہیں پچھلے سال آپ کا بیان پڑا ہوا ہے کہ ہاں میں نہیں خرچ کر سکتا ہو اب آپ خرچ کرتے ہو کس طریقے سے کرتے ہو آپ نے جو dam لائے 100 قلعہ عبداللہ میں کہا بناوے گے؟ آپ small dam اور check dam جناب اپنیکر صاحب؟ اس کی

زرا **feasibility** لے لو اس پر ہمیں briefing دے دیں وہ جو tracktor بناتے ہیں اگلے سال آپ کیلئے جائیں گے کہ جی بارش لیکر گیا اربوں روپیں آتے ہیں اور corrupt ہوجاتے ہیں corruption کی نظر ہوجاتے ہیں میں پوچھتا ہو کوئی Mega Project تباہ آپ نے کون سا کیا ہے ڈھائی سال میں؟ مجھے بتاؤ۔ جناب اسپیکر صاحب اس کی زرا **Feasibility** لے لوں اس پر ہمیں Briefing دے دیں وہ جو ٹریکٹر بناتے ہیں اگلے سال آپ سروے کے لیے جائیں گے کہ جو بارش لے کر گیا تھا اربوں روپیہ آتے ہیں اور کرپٹ ہوجاتے ہیں کرپشن کی نظر ہوجاتا ہیں میں پوچھتا ہوں کوئی Mega project بتاؤ آپ نے کونسا کیا ہے اڑھائی سال میں۔ مجھے بتاؤ کونسا ڈیم آپ نے بنایا کونسا Colleges آپ نے بنائیں کونسے Universities بنائی۔ اور دعوے کرتے ہیں ہم قوم پرست۔ پہلے تو نیشنل پارٹی اور پشتونخواہ کی گورنمنٹ تھی ابھی خود بولا۔ پھر مسلم لیگ کو بھی کہتا ہے کہ تم پارٹیوں کے۔ (ق) لیگ کو نکال دیا شاید ابھی (ق) لیگ کو بھی ساتھ ملائیں یہ لوگ تو بھول جاتے ہیں کہ کس طرح گورنمنٹ چلاتے ہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ میں نے بہت زبردست گورنمنٹ چلائی۔ کم از کم ہم نے لوگوں کا خیال رکھا ہم نے مبروعوں کا خیال رکھا ڈاکٹر صاحب میں آپ سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ دیتے ہو تو ٹھیک ہے نہیں تو On the floor کہیں دو کہ زمرک خان آپ کا حق نہیں بتتا ہے یہ میرا جائیداد ہیں میرا ہے میں نہیں ہوں یہ پاکستان کی عوام کا ہے جو یہ خون کا ٹیکس ٹیکس ہم لوگوں نے دیا ہوا ہیں روڈ ٹیکس، ایگر لیکچر ٹیکس یہ نہ آپ کا ہے نہ میرا ہے نہ نواب صاحب کا ہے نہ اسپیکر صاحب کا فنڈ ہے یہ سب کامل کر۔ پھر آتے ہیں این الیف سی ایوارڈ سے ہر صوبے کو اپنا حصہ ملتا ہے کسی کا جائیداد نہیں ہیں یہ امانت ہیں عوام کا۔ کہ ہم کس طرح پہنچاتے ہیں آپ عوام کے امانت میں خیانت کرتے ہو آپ کبھی بھی صحیح طریقے سے تقسیم نہیں کر سکتے ہوں اس تقسیم کو منصفانہ طریقے سے اپنے ان دوستوں میں بانٹ لو۔ ہم آج سے آپ کو کہتے ہیں کہ لے لو یہ میرا Solar بھی آپ خرچ کرو آپ نے اربوں خرچ کیا کچھ بھی نہیں کیا یہ 10 کروڑ بھی کوئی چیز نہیں ہیں ایسے صاف تو کہہ دواترنا ہمت تو کرد و کہ دو نہیں دینا ہے یہ کونسا طریقہ ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے پچھلا گورنمنٹ بالکل سب سے زیادہ کرپٹ گورنمنٹ تھا آپ تو صحیح ہو جاؤ آپ ان کے اعمال نامے پر کیوں جا رہے ہو آپ ان کے سامنے کو مثال کیوں بنارہے ہو آپ لوگوں نے تو یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم آئیں گے اس گورنمنٹ کو اس صوبے کو ترقی دیں گے امن و امان دیں گے فلاں دیں گے جناب اسپیکر صاحب یہ سارے ایسے ہی دعوے ہیں ہمیں امید ہے کہ شاید کوئی ایسے change آ جائیں جو اس بلوچستان کو کوئی اچھا سماج حاول اور ہم ایک دوستوں کی طرح رہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم نے کبھی کسی کو دبانے کی کوشش

نہیں کی ہمیں دبانے کی کوشش کر رہا ہے ہمیں دیوار سے گلنے کی کوشش کر رہا ہے ہمیں زمین میں دبانے کی کوشش کر رہا ہے یہ نہیں ہونا چاہیے آپ کا بہت شکر یہ جو آپ نے مجھے دوچار منٹ دیئے۔

حاجی محمد خان لہڑی (وزیرِ کوڈ و حج و اوقاف)۔ محترمہ point of order۔

میڈم چیئرمین۔ کلمتی صاحب نے پہلے سے ہاتھ کھڑا کیا ہوا ہے۔

میر محل کلمتی۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحبہ میں زمرک خان صاحب کے باتوں کا حمایت کرتا ہوں اسپیکر صاحبہ یہ ہے کہ جیسا کہ میرے دوست رحمت بلوچ نے فرمایا کہ موجودہ دور حکومت میں گوادر میں انہوں نے پتہ نہیں 15-10 ڈیم شروع کیے ہوئے ہیں مجھے تو وہاں Challenge کرتا ہوں کہ اڑھائی سالوں میں اگر ایک بھی ڈیم کا پروجیکٹ یا ایک بھی بڑا Project water supply کا موجودہ دور حکومت میں شروع ہوا ہے تو میں دوسرا۔

مداخلت۔ شور

میر محل کلمتی۔ بالکل میں تیار ہوں میں۔ آپ ثابت کریں شادی کو روڈیم پچھلے دور حکومت میں شروع ہوا ہے ان کے دور حکومت میں۔ میرے دوست موصوف وزیر کو پتہ بھی نہیں ہے P&D minister ہیں ان کو پتہ بھی بھی نہیں ہے کہ شادی کو روڈیم میں کام بند ہے۔ سوت روڈیم میں کام بند ہو چکا ہے تو کونسے Development کی بات کر رہے ہیں کونسے پانی کی اسکیوں کی بات کر رہے ہیں میں ان سے بحث نہیں کرنا چاہتا ہے کہ یہ ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں صرف گوادر کے عوام کے لیے پانی مانگنا چاہتا ہوں کہ جو زرائع ہیں انھیں Utilize کیا جائیں گوارد کے لوگوں کو پانی دیا جائے شکر یہ۔

میڈم چیئرمین۔ کلمتی صاحب! کیا ثبوت ہے کہ وہ کام بن ہو چکے ہیں کام نہیں ہو رہا ہے کیا ثبوت دے سکتے ہو ان کی کیا مبران کو کیسے اعتماد میں آپ لیں گے اس سے کیا آپ کس طرح ثابت کرنا چاہیں گے جس طرح۔

میر محل کلمتی۔ محترمہ اسپیکر صاحب وہ کام stop ہو چکا ہے شادی کو روٹ۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیرِ مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ یہ بڑا

Important issue ہے آنے والے وقت پر ہمارے لیے سب کے لیے۔ جی

میر محل کلمتی۔ نواب صاحب Law and order کی وجہ سے۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیرِ مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ اچھا law and order کی

وجہ سے ٹھیک ہے۔

(میر محل کلمتی بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔ میں نے ان سے پوچھا ایریگیشن والوں سے پوچھا وہ کہتا ہے

کہ Law and order کی Situation کی وجہ سے کام بند پڑھے ہیں۔ اچھاٹھیک ہے۔
ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈھی اے)۔ جناب اسپیکر صاحبہ۔

میڈم چیئرمین۔ راحیلہ صاحبہ کھڑی ہیں ایک سینئر راحیلہ صاحبہ Please آپ بولیں ڈاکٹر صاحب
بیٹھیں Please راحیلہ صاحبہ ایک سینئر راحیلہ بڑی دیر سے کھڑی ہیں جی راحیلہ صاحبہ۔
محترمہ راحیلہ حمید خان درافنی۔ میں تمام خواتین کی طرف سے نواب صاحب کا شکریہ داد کرتی ہوں آپ کا
شکریہ داد کرتی ہوں بات یہ نہیں ہوتی کہ آپ نے کس کو کیا وہ کیا۔ سب سے پہلے بات ہوتی ہے کہ آپ نے
کتنے Respect دی تمام خواتین۔ میں یہاں بیٹھی ہوئی مجھے سب کے دلوں کا حال۔ ہم ساتھ ہی بیٹھے ہوئے
تھے جو سب Appreciate کر رہے تھے آپ کی رو لگ کو بھی کرتے ہیں ملتے ہیں نہیں ملتے ہیں وہ ایک
الگ بات ہے۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج ہمیں فخر ہوا کہ ہمیں بھی اتنی Equal جس کے لیے ہم
شروع دن سے لڑ رہے ہیں کہ جی ہم ایک Equal Member status رکھتے ہیں ہم بھی ہر سلسلے میں
برا برا ہے تو میں تمام خواتین کے طرف سے۔ وہ شاید خود بھی بولیں نواب صاحب کا اور آپ کا اس منصافتہ فیصلے
پر شکریہ داد کرتی ہوں To record کے اندر۔
(معزز ممبر ان نے اس موقع پر ڈیک بجائے)۔

میڈم چیئرمین۔ جی شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ راحیلہ اب آگے چلیں میں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈھی اے)۔ جناب اسپیکر صاحبہ جو میر حمل کلمتی صاحب نے point out کیا
ہے وہ میں بتا دیا ہے کہ ہم نے Disorientation Bridge financing بھی کی ہے اور یہ جو plant
ہے۔

محترمہ شاہدہ روف۔ جناب اسپیکر صاحبہ آپ نے فلور مجھے دیا ہے اور وہ بول رہا ہے۔ آپ کو فلور دیا ہے محترمہ
شاہدہ صاحبہ please۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈھی اے)۔ Disorientation plant

محترمہ شاہدہ روف۔ آپ نے بہت بڑی Speech کی ہے please آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈھی اے)۔ ڈاکٹر صاحب ایک منٹ ان کو۔ ڈاکٹر صاحب خواتین
کو جی شاہدہ please آپ بولیں۔

محترمہ شاہدہ روف۔ میں اس معزز۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈی اے)۔ میں صرف ایک بات بتاؤں گا کہ Senior minister صاحب نے یہ کہا کہ جو بھی Distribution Criteria 14-15 با تھا جو بھی 15-16 میں ہوئی اس کو برقرار رکھیں گے اور 15-16 میں بھی وہی ہو گا۔ ایک منٹ۔

محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر۔

محترمہ چیئرمین صاحب۔ point of order no no no جناب اسپیکر۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈی اے) سر آداب آداب۔ Allow بعد میں اگر کوئی نئے دیکھوں میڈم اسپیکر۔ یہ تمام سسٹم کڑ بڑ ہو جائیگا کیونکہ جو فارمولہ جو تقسیم 14-15 میں ہوئی ہے۔

محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر صاحب۔

میڈم چیئرمین۔ جی نہیں نہیں نہیں حامد صاحب یہ منصانہ 65 ارکان پر چاہے وہ خواتین ہیں چاہے ہے Minorities میں ان سب میں برابر کے نیاد پر تقسیم ہو گا سسٹم نے خراب نہیں ہونا ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈی اے) یاں وقت Excuses me پہلے سال دیکھیں میڈم دیکھیں۔ میڈم اسپیکر۔

محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیری بیڈی اے)۔ میڈم اسپیکر پہلے۔

میڈم چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی بات میں سن چکی ہوں please آپ۔ (معزز ارکان بغیر مائیک کے بولتے رہے)

محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر صاحب۔ محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر صاحب۔

میڈم چیئرمین۔ نہیں پہلے سال منظور نظر لوگوں کو کیوں Distribute ہوا ہے منظور نظر کو کیوں Distribute ہوا ہے جی محترمہ شاہدہ روف صاحب۔

محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر صاحب۔

میڈم چیئرمین۔ جی شاہدہ صاحب۔

محترمہ شاہدہ روف۔ آپ کو اور نواب صاحب کو Appreciate جس بات پر کیا جا رہا ہے میرے خیال میں

اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ اتنی عقلی اور دانش رکھتی ہیں کہ آپ نے جو رولنگ دی ہے، اس پر آپ کو Appreciate کر رہے ہیں جو نواب صاحب نے بات کی ہے منصافانہ members 65 پر اس کی بات کر رہے ہیں ابھی ڈاکٹر صاحب کے اٹھنے سے یہ لگتا ہے کہ وہ آپ کی رولنگ کے بعد۔ یعنی ہمیں ہمیشہ پستونخواہ نے بھی اور عبدالرحیم زیارت وال صاحب نے بھی ہمیشہ قانون کی کتاب دیکھائی ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس کی پاسداری کریں تو اسپیکر کی رولنگ کے بعد یا اس کو Dictate کرانا یہ جو ہے وہ اسمبلی کے انضباط کا کے بھی خلاف ہے جب اسپیکر کی رولنگ آجکلی ہے تو اس کے بعد ہمیں اس Topic کو بند کر دینا چاہیے۔ تو اس بات کو میں یہی پر ختم کرتی ہوں آگے چلتی ہوں۔

(جناب ڈاکٹر حامد خان اچکزی بغير ماينک کے بولتے رہے)

محترمہ شاہدہ روف۔ آپ Dictate کر رہی ہیں۔

محترمہ حسن بانور خشانی۔ میرا point of order جناب اسپیکر صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف۔ اسپیکر صاحبہ ہم اپنے حصوں کے بارے میں پیسوں کے بارے میں اڑھائی گھنٹے بولتے ہیں۔

میڈم چیئر پر سن۔ ان کو بولنے دیں please۔

محترمہ حسن بانور خشانی۔ ہم پیسوں والے بندے نہیں ہیں پسیے کے لیے بولتے ہیں مگر ہم عوامی مسائل پر بولتے ہیں ہمیں بولنے دیں۔

محترمہ شاہدہ روف۔ اسپیکر صاحبہ۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیری بی ڈی اے)۔ جناب اسپیکر صاحبہ وہ Distribution۔

میڈم چیئر پر سن۔ نہیں وہ Distribution منصافانہ نہیں ہوئی ہیں اس لیے مجھے رولنگ دینا پڑی۔ جلیں بعد میں بولیں خیر ہے۔

محترمہ شاہدہ روف۔ اسپیکر صاحبہ ہم اپنے حصوں کے لیے ڈریٹھ گھنٹے سے اس ایوان کو مچھلی بازار بنائیں بیٹھے ہیں اس topic کو اب ہم close کرتے ہیں آپ کی رولنگ کی بعد میں اس کو بالکل بھی Touch نہیں کروں گی اب ہم آگئے ہیں اپنے اصلی کام کی طرف۔ یعنی مفاد عامہ کی کام کی طرف۔ جس کو ہمیں یہاں پر بیٹھ کر کرنا چاہیے ان کو Discuss کرنا چاہیے؟ Am I very sorry to say? کہ ہم اس کو نہیں کرتے۔ آج ہم اپنے حصوں کے لیے اور گرین پاکستان کے لیے تو بہت جو ہے وہ پر جوش ہو رہے

بیں بلوچستان کے لیے لیکن بلوچستان کے لوگوں کا حال ہم نے جو کیا ہوا ہے اس کو ہم Discuss نہیں کرتے ہیں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی توجہ مبذول کرواؤں گی سب سے پہلے تو میں اس کو کنڈم کروں گی جو آج ہمارے ساتھ یہاں پر ہوا رحمت صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اس پورے ایوان کی کارروائی کو ساتھ لے کر ہم لوگ چل رہے تھے۔ لیکن ماحول کو بگاڑا گیا اور آپ نے جطروح سے اس چیز کو وہ کیا مجھے اس پر افسوس۔ اور واقعی میں اس کا اظہار کرتی ہوں کیونکہ دیکھیں جب ایک چیز آگئی تھی آپ کی Committees نہیں تھی۔

نصراللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر صاحبہ! دیکھیئے کہ اس سے پہلے محترمہ آپ کی رولنگ کی بڑی شدرومد سے بہت تشریع کر رہی تھی کہ آپ کی رولنگ ہے اس پر عمل ہونا چاہیے جب آپ کے خلاف رولنگ آئی تو ابھی آپ روپڑی ہیں۔

محترمہ شاہدہ روف۔ اسپیکر صاحبہ آپ چیئرمین کر رہی ہیں میں نے آپ کو بولا۔
نصراللہ خان زیرے۔ نہیں نہیں اس طرح نہیں ہوگا جو آپ کے حق میں ہو گا وہ بہتر ہو گا جو آپ کے خلاف ہو گا وہ اس طرح آپ ہمیں پڑھائیں۔

محترمہ شاہدہ روف۔ جناب اسپیکر صاحبہ میں point of order پر ہوں۔
نصراللہ خان زیرے۔ میں بھی point of order پر ہوں آپ پڑیاں ہمیں نہیں پڑھائیں۔ ہم آپ سے اچھے ہیں آپ کے پارٹی نے
محترمہ چیئرمین صاحبہ۔ زیرے صاحب please تشریف رکھیں زیرے صاحب please
تشریف رکھیں۔

نصراللہ خان زیرے۔ آپ کی پارٹی نے کرپشن لوٹ مار کا جو بازار گرم کیا تھا اسوقت آپ کہاں تھی آپ پڑھیں وہ اخبارات آپ پڑھیں آپ نے کتنا لوٹ مار کیا ہے عوام کا کتنا پیسہ آپ نے لوٹا ہے آپ نے کروڑوں روپے آپ نے لوٹ لیے ہیں پھر بھی آپ بات کر رہی ہو۔ پھر بھی آپ رولنگ کی بات کر رہی ہو آپ نے پورا معاشرہ تباہ و بر باد کیا۔

میدم چیئرمین۔ زیرے صاحب please بس please۔
نصراللہ خان زیرے۔ آپ جو ہے نا جب آپ کے حق میں ہوتا ہے تو وہ رولنگ ٹھیک ہے جب آپ کے خلاف ہوتے ہیں پھر وہ جو ہے نا خراب ہے آپ کا۔
میدم چیئرمین۔ زیرے صاحب اسپیکر سے مخاطب ہو please آپ تشریف رکھیں شاہدہ صاحبہ

بولیں آپ please please آپ تشریف رکھیں ان کو بولنے کا آزادی رائے کا حق بتا ہے بولنے کا چلو شاہدہ صاحبہ آپ بولیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ روف۔ اسپیکر صاحبہ آپ please ایک دفعہ بتا تو تجھے کہ آپ نے فلور کس کو دیا ہوا ہے اگر مجھے دیا ہوا ہے تو میں کھڑی ہوتی ہوں۔

میڈم چیئرمین۔ پہلے فلور شاہدہ روف صاحبہ کو دیا ہوا ہے۔

محترمہ شاہدہ روف۔ بہت بہت مہربانی بہت مہربانی۔

محترمہ حسن بانور خشافی۔ آپ اپنارونگ دے دیں ناں آپ اس طرح تو کیں کہ خاموش رہیں یہاں پر بات کرنی ہے ہم صحیح سے عوامی مسئلے کے لیے۔ ہم دونوں سے بیٹھے ہیں اور پیسوں سے لڑ جھگڑا ہے ہیں ہم تین بچیوں کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں کہ تین بچیوں کو نکال دیا گیا ہیں یہاں سے اسکوں سے بچے باہر سے آئی ہوئی ہیں ہم لوگوں کے مسئلے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں اور پیسوں کے لیے لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں تین بچیاں ہیں جناب اسپیکر ایک گھر سے تین بچیاں اٹھائی گئی ہیں اس کے لیے ہم ڈیڑھ گھنٹے سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کروڑوں کا حساب بند ہو گا کہ ہم اپنے بچیوں کی بات کریں گے۔

میڈم چیئرمین۔ حسن بانو صاحبہ آپ please آپ تشریف رکھیں شاہدہ صاحبہ آپ بولیں۔

محترمہ شاہدہ روف۔ بہت بہت شکریہ بہت مہربانی بہت مہربانی اسپیکر صاحبہ بہت شکریہ بہت شکریہ۔

مفتي معاذ اللہ موسیٰ خیل۔ (بغیر مائیک کے بولنے رہے)

میڈم چیئرمین۔ ایک منٹ آپ تشریف رکھیں جب ایک ممبر بول رہی ہیں آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں آپ کی ممبر کو بول رہی ہیں آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں فلور آپ کی ممبر کو دیا ہے۔

مفتي معاذ اللہ موسیٰ خیل۔ ایک بات سئیں آپ یہ بدمعاشی کا لفظ استعمال کر کے یہ بالکل بدآخلاق ہے

اس ایوان کے لیے نامناسب ہے تو آپ اپنے پارٹی والوں کو بات سنو۔

نصر اللہ خان زیریے۔ آپ کی پارٹی نے کرپشن کی ہے۔

مفتي معاذ اللہ موسیٰ خیل۔ اگر آپ کا کرپشن اس سے زیادہ ہوا تو پھر تو ثابت کریں آپ تو ابھی حکومت میں ہیں آپ حکومت میں ہیں جا کر کے جا کر آپ اس کے سامنے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کے کرپشن کو

ثبت کریں

(اس موقع پر معزز ممبر ان بغیر مائیک کے بولتے رہے)

میڈم چیئرمین۔ اچھا بھی ہم کرتے ہیں آگے بجائے کہ یہ اور بدنگی پیدا ہو جائے شاہدہ صاحبہ ہم آگے چلتے ہیں مورخہ please۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میر رحمت صاحب بلوچ۔ (وزیر صحت) جناب اسپیکر صاحبہ اب بحث نہیں ہو سکتی ہے کم از کم آپ چیئرمین تو سنجا لیں اس کی تقدیس کی پامالی نہیں ہوتا تمام ممبران سے گزارش ہے کہ ایک ایک ہو کربات کریں۔ کم از کم ہم بھی سمجھے کوئی سیکھیں بھی۔ آپ لوگوں سے۔

میڈم چیئرمین۔ میرے خیال میں مورخہ کیم اکتوبر 2015 کے اجلاس میں باقاعدہ باضابطہ شدہ تحریک التواء پر ایک گھنٹے کے لیے عام بحث کا میں اعلان کرتی ہوں۔ چلیں جی۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ (وزیر بیڈھی اے)۔ جناب اسپیکر صاحبہ۔

میڈم چیئرمین۔ اب حامد صاحب آگے چلیں آپ اسکو ختم کریں بس آگے چلیں۔

محترمہ شاہدہ روف۔ point of order جناب اسپیکر صاحبہ اپوزیشن یہاں پر بالکل بیٹھی ہوئی ہیں کارروائی چلانا چاہتی تھی لیکن یہاں پر میں بڑے کھلے لفظ سے یہ بات کہوں گی کہ ہمارے سی ایم صاحب نے اور ہمارے Interior minister نے یہ بات کی تھی کہ دو دن آپ رکھ لے اس کے اوپر بحث امن و امان پر۔ اسی طرح انہوں نے ایجوکیشن کا کہا تھا مجھے یہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ جو ہے وہ صرف فرار کے راستے ڈھونڈتی ہیں آپ کا صرف ایک دن رہ گیا ہے سیشن کا۔ آپ کون کوئی چیزوں کو کونسے ایجنڈے کو آپ نہ لیں گے دو گھنٹے آپ ضائع کرتے ہیں صرف اس پر کہ ہمیں کتنا پیسہ چائے جہاں آپ کے پاس مفاد عامہ کی بات آتی ہیں وہاں آپ کو یاد آ جاتا ہے کہ اب۔ یہاں پر اپوزیشن ہی بیٹھی ہے اپوزیشن یہاں بیٹھی ہیں ان عوامی مسائل کو Discuss کرنے کے لیے ہیں لیکن حکومت Serious نہیں ہیں اور میں بالکل اس چیز کا۔

(مداغلہ، شورا س موقع پر معزز رار کان بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔

میڈم چیئرمین۔ ابھی چلیں دو گھنٹے کے لیے ہم نے جو بحث کا۔

محترمہ حسن بن اور خشافی۔ جناب اسپیکر صاحبہ یہ صرف دو باتیں ہیں میں آپ کے توسط سے سردار صاحب کے علم میں لانا چاہتی ہوں۔

میڈم چیئرمین۔ جی جی۔

محترمہ حسن بانور خشنا۔ وہ یہ ہے کہ ایک جو ہے میں یہاں پر میں کہنا چاہتی ہوں کہ سریاب روڈ میں گرلز اسکول ہے جو کہ 1973 کو کرایے کے لیے دے دیا گیا تھا یہ صرف 300 روپے میں اس وقت سے جو آج تک یہ سلسلہ آ رہا ہے ابھی وہ گھروالے بیزار ہو گئے ہیں میرے خیال میں زیرے صاحب بھی اس واقع سے واقف ہیں تو سردار صاحب میں آپ سے مخاطب ہوں یہ پسیے وغیرہ کی باتیں بعد میں کرچینے گا پہلے اسکول کی باتیں کر لیں آپ۔ بعد میں ۔ بس اسکول کا میں کہہ رہی ہوں کہ اس اسکول کی عمارت خالی کر دیں بچیوں کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے تم جمعیت کی طرف سے انھیں ایک عمارت بھی دیدی گئی تھی جناب وہ دو تین دن سے بچیاں وہاں پر ہیں تو میں گورنمنٹ سے یہ کہتی ہوں کہ وہ وہ اسکول کی جو عمارت ہے وہ اس کی جو کرایے کے مد میں پسیے ہیں وہ بھی ادا کیے جائیں اور بچیوں کے لیے۔

میڈم چیئرمیٹر پرسن۔ یہ منسٹر حسن بانو منسٹر انجوکیشن تشریف لائیں گے ان کے سامنے انجوکیشن کا ان سے آپ بات کریں اب بحث کا ہم نے آغاز کر دیا ہے وہ گھنٹے کے لیے please اس پر بولیں آپ ابھی۔

محترمہ حسن بانور خشنا۔ میں جس مقصد کے لیے بیٹھی ہوں تین گھنٹے سے بچیاں بیٹھی ہوئی ہیں نواب صاحب بھی تشریف فرمائیں۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیرِ مکملہ صنعت و حرف، کان کنی و معدنی ترقی)۔ جی میڈم جی میڈم جی میڈم آپ بتائیں۔

محترمہ حسن بانور خشنا۔ یہ اسکول کا جو ہے ناں 1971 سے کرایے پر دیا گیا تھا یہ عمارت۔ تو 300 روپے میں وہ جو ہے وہ کرایہ بھی ان کو نہیں مل رہا تھا تو بچیوں کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے تو پھر ہم نے جمعیت کے Through سے ہمارے کارکنوں نے ان کے عمارت بھی 3 دن سے بچیاں وہاں پر ہیں تو اس بچیوں کا مسئلہ حل کرنا ہے ان کے لیے اسکول کا انتظام کیا جائے جس عمارت کو کرایہ نہیں دیا گیا تھا اس مالک کو کرایہ دے دیا جائے۔ ایک تو یہ بات ہے اور دوسری بات یہ ہے سردار صاحب کہ تین بچیاں ہمارے بلوجستان کے ہیں یہ اخباری تراشہ سر میرے پاس ہے میں آپ کے پاس بھجوادوں گی تین بچیاں جس کے 8 سال عمر ہے 11 سال ہے اور 3 سال ہے یہ تینوں بچیوں کو جو ہے ناں اغوا کیا گیا ہیں وہ ہماری بلوجستان کی بچیاں ہیں تو پولیس والے یقین دہانی کر رہی تھی لیکن اب وہ فرار کا راستہ اختیار کر رہی ہیں لہذا یہ ہمارے بلوجستان کا اور ہمارے وقار کا مسئلہ ہیں اور وہ بچیوں کے گھرانے والے انہائی غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں یہاں تک سنایا ہے کہ ان س 10 لاکھ روپے کی بھی ڈیمانڈ کی گئی ہیں اس سے پہلے کہ کوئی مذید نقصان ہو تو آپ کی توسط سے

میں یہ کہتی ہوں کہ زراء اس کی معلومات کروائیں کہ ان بچیوں کے بارے میں آپ لوگ کیا کر سکتے ہیں۔
نواب ثناء اللہ خان زہری (وزیر مکملہ صنعت و حرفت کان کنی و معدنی ترقی)۔ thank you Madam
Speaker آج صبح میں نے یہ بیان پڑھا تھا وہاں اخبار میں۔ تو جیسے ہی میں نے یہ بیان پڑھا۔ وہاں پر شکار پور میں میرے قوم کے لوگ ہیں معتبر لوگ ہیں ان سے میں نے بات کی ہے اور ان کو میں نے کہا ہے کہ آپ لوگ جلد سے جلد جو ہے کوشش کریں ان بچیوں کو۔ کیونکہ ان کی والدین نے بھی ہم سے اپیل کی ہے کہ اس میں آپ لوگ بڑھیں تو انشاء اللہ جیسے ہی میں نے صبح کو کیا تھا ابھی اس اسمبلی سے فارغ ہوں گا تو میں جا کر رپورٹ لوں گا ان سے کہ انہوں نے کیا کیا ہے لیکن میں نے سختی کے ساتھ انھیں کہا ہے کہ ان بچیوں کو آپ لوگ بازیاب کر کے اپنی تحولیں میں لے لیں۔ اور پھر ان کے ورثاء ہیں ان سے آپ رابطہ کر کے ان کے حوالے کریں اس کو۔ Thank you

جناب نصراللہ خان زیرے۔ Madam speaker point no order ایسا ہے کہ محترمہ نے اسکول کا ذکر کیا سریاب مل میں تھا۔ آج میں خود DO DDO Secretary education director ہم سب گئے اس اسکول کے عمارت کو ہم نے دیکھا پھر وہاں 5-4 اسکول کا سریاب مل اطراف کے سریاب کے اسکول ہم نے Visit کیے سارا دن تو یقیناً یہ کرایے کی عمارت تھی اب انشاء اللہ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم وہاں ایک سرکاری زمین ہیں اس کے بھی ہم نے نشاندہی کی ہیں اور Education deportment فوری طور پر وہاں گزر لے لیے ایک اسکول بنارہی ہیں سیکرٹری صاحب نے انشاء اللہ وہ کام ہم جلد از جلد کریں گے۔ ہم سارا دن وہاں موجود تھے۔

میڈم چیئرمیں پرنسن۔ جی شکریہ۔ اب کارروائی کو آگے بڑھنے کا موقع دیدیں please۔
انجینئر زمرک خان اچکزئی۔ اپنے سرکاری صاحب۔

میڈم چیئرمیں پرنسن۔ جی
انجینئر زمرک خان اچکزئی۔ امن امان کے حوالے سے جو تحریک التواء پیش کیے ابھی یہاں پر نہ وزیر اعلیٰ صاحب ہے نہ ہوم منسٹر صاحب ہے آپ اس پر next اس پر کھلیں ہم مکمل بات کریں گے۔
میڈم چیئرمیں پرنسن۔ دادی صاحب آگے کر دوں پھر۔
نصراللہ خان زیرے۔ میڈم۔
میڈم چیئرمیں پرنسن۔ جی جی۔

نصراللہ خان زیرے۔ آپ سیکرٹری ہوم کو آئی جی کو سب کو بھال لینا اس دن۔

میدم چیئرمین۔ دادی صاحب کردوں آگے میں اب چلیں معزز رمبران کی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ میدم۔

میدم چیئرمین۔ جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ میدم جیسے کہ زمرک خان نے بھی گزارش کی ہے ایک چیز اس میں Head کر لیں کہ یہ جو جب law and order کی مطلب بحث ہو اس دن CCPO کوئئے ابھی تو وہ ختم ہو گئے DIG کوئئے اور IG صاحب تشریف لے آتے ہیں اور ہوم سیکرٹری یہ Available ہو تاکہ مطلب ان کو آپ کی طرف سے ایک لیٹر چلا جائے تو یہی Monday والا میرے خیال میں 12 تاریخ last ہے تو اس میں پابند کریں ان کو کہ یہ Official gallery میں موجود ہوتا کہ یہ وہ ساری چیزیں نوٹ کریں بہت ساری چیزیں ہیں جو ہم Discuss کرنا چاہتے ہیں یہ انواع ہے باقی چیزیں ہیں بہت سارے باتیں ہیں۔

میدم چیئرمین۔ Situation کی law and order پر بحث کرنے کے لیے میں متعلقہ احکام کو اگلے دن کے لیے گزارش کروں گی کہ وہ مبران کے لیے 12 اکتوبر وقت 4 بجے بروز سموار پولیس آئی جی Definatly متعلقہ احکام جو اس law and order پر بات کریں گے۔ چلیں اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 12، اکتوبر 2015 وقت 4 بجے شام تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجے اختتام پذیر ہوا)